مناسکِ حج

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید عالم تشیع

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سیّد علی الحسینی خامنہ ای

دام ظلّہ الوارف

اپنے بچوں کے لئے الیکٹرونک کاپی بنائی
جس کو دیگر مومنین بھی استعمال
کر سکتے ہیں

طالب دعاء
سید نذر عباس رضوی
2007-11-10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

● مناسک حج

● ولی امر مسلمین و مرجع تقلید عالم تشیع حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای

دام ظلہ الوارف

○ ناشر: نشر مشعر (حوزہ نمایندگی ولی فقیہ در امور حج و زیارت)

○ سال طبع دوم: ذیعقعدہ ۱۴۲۵

○ تعداد: ۳۰۰۰ کاپیاں

فہرست

عرض ناشر ۸
مقدمہ ۹
حج اسلام واجب ہونے کے شرائط ۱۰
استطاعت کے متفرق مسائل ۱۲
حج کی نیابت ۳۰
نیابت کے متفرق مسائل ۳۴
عمرہ کے اقسام ۴۱
حج کے اقسام ۴۳
حج مفردہ وعمرۂ مفردہ کی صورت ۴۳

حج تمتع کی اجمالی صورت..۴۵

باب اوّل

عمرۂ تمتع کے اعمال..۴۹

فصل اوّل

جائے احرام عمرۂ تمتع (میقات)..۵۰

میقات کے متفرّق مسائل..۵۴

فصل دوّم

واجبات احرام..۶۰

احرام کے متفرق مسائل..۶۳

فصل سوّم

محرّمات احرام..۶۵

محرّمات احرام کے متفرق مسائل..۷۸

فصل چہارم

واجب طواف اور اس کے بعض احکام..۸۰

واجبات طواف ۸۱
طواف کے متفرق مسائل ۹۱
فصل پنجم
نماز طواف ۹۳
فصل ششم
سعی اور اس کے بعض احکام ۹۷
سعی کے متفرق مسائل ۹۹
فصل ہفتم
تقصیر کے احکام ۱۰۲
تقصیر کے متفرق مسائل ۱۰۳
عمرہ اور حج تمتع کے درمیان کے احکام ۱۰۴
حج تمتع کی حج مفردہ میں تبدیلی ۱۰۶

بابِ دوّم
حج تمتع کے اعمال ۱۰۷

فصلِ اوّل

احرامِ حج..۱۰۸

فصلِ دوّم

عرفات میں وقوف (ٹھہرنا) ۱۱۱

فصل سوّم

مشعرالحرام میں وقوف (ٹھہرنا)............................۱۱۴

فصلِ چہارم

منیٰ کے واجبات..۱۱۶

قربانی کے متفرق مسائل..۱۲۱

حلق یا تقصیر کے متفرق مسائل..۱۲۵

فصلِ پنجم

اعمالِ منیٰ کے بعد کے واجبات..۱۲۷

فصل ششم

منیٰ میں بیتوتہ..۱۳۰

فصل ہفتم

رمی جمرات ۱۳۳
رمی کے متفرق مسائل ۱۳۵
دیگر مختلف مسائل ۱۳۷

عرضِ ناشر

حج کے مسائل سے متعلق معلومات فراہم کرنا ہر حاجی کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے، خاص طور سے اپنے مرجع و مقلَّد کے مسائل سے آگاہی ہر مقلِّد پر واجب ہے، یہی وجہ ہے کہ ولی امر مسلمین حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی الحسینی خامنہ ای مدظلہ العالی کے مقلّدین عرصہ سے آپ کے مناسک ومسائلِ حج کے منتظر تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم یہ مختصر مجموعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ امید ہے کہ حجّاج کرام آپ کے فتوؤں کی روشنی میں اعمالِ حج بجالائیں گے اور دنیوی واخروی سعادت سے ہمکنار ہوں گے۔ ہم مؤمنین سے ان مقامات متبرکہ میں دعا کے طالب ہیں۔

ناشر

مقدمہ

﴿مسئلہ۱﴾ حجِ اسلام، جو مستطیع شخص پر واجب ہوتا ہے، تمام عمر میں ایک مرتبہ سے زیادہ واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ مستطیع شخص پر حج کا وجوب فوری ہے کہ استطاعت کے پہلے ہی سال حج بجالائے۔ اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اور تاخیر کی صورت میں بعد والے سال میں انجام دے اور اگر اس میں بھی بجا نہ لا سکے تو اس کے بعد...

﴿مسئلہ۳﴾ اگر استطاعت کے بعد حج کرنا، بعض مقدمات، مثلاً سفر اور اس کے اسباب فراہم کرنے پر موقوف ہو تو ان مراحل کا طے کرنا اس طرح واجب ہے تاکہ اسی سال حج میں پہنچ سکے اور کوتاہی کرنے کی صورت میں اگر اس

سال حجّ میں نہ پہنچ سکے تو حج اس پر معیّن ہو جائے گا اور اسے ہر حال میں حج کرنا ہوگا، چاہے اس کی استطاعت ختم ہو جائے۔

حج اسلام واجب ہونے کے شرائط

چند شرطوں سے حج واجب ہو جاتا ہے اور حسب ذیل تمام شرائط کے بغیر حج واجب نہیں ہوتا:

اوّل - دوّم: بلوغ اور عقل: لہٰذا بچہ اور دیوانے پر حج واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۱﴾ اگر بچّہ حج کے لئے احرام باندھے اور اثنائے حج بالغ ہو جائے تو یہ حج اس کے حج اسلام کے لئے کافی ہو جائے گا۔

﴿مسئلہ ۲﴾ جو شخص گمان کرتا تھا کہ بالغ نہیں ہوا اور اس نے مستحبی حج کا قصد کیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ بالغ تھا تو حج اسلام کے لئے اس کے حج کے کافی ہونے میں اشکال ہے مگر یہ کہ اس نے نیّت کی ہو کہ وہ وہی حج بجالا رہا ہے جو شارع مقدس نے اس سے چاہا ہے۔

﴿مسئلہ ۳﴾ بچّے نے جو شکار کیا اس کا کفارہ ولی و سرپرست کے ذمہ ہے اور دوسرے کفارات بظاہر نہ ولی کے ذمّہ ہیں نہ بچّے کے ذمّہ۔

﴿مسئلہ۴﴾ حج میں جانور کی قربانی بچّے کے ولی کے ذمّہ ہے۔

سوّم-استطاعت مالی: توانائی، جسمانی صحت وطاقت، راہ کھلی اور آزاد ہونے اور کافی وقت ہونے کے اعتبار سے۔

﴿مسئلہ۱﴾ مال کے اعتبار سے استطاعت کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے پاس سفر خرچ اور سواری موجود ہو اور اگر وہ نہ ہو تو کافی ہے کہ پیسہ یا دوسرا کوئی مال ہو جسے وہ سفر میں خرچ کر سکے اور شرط ہے کہ واپسی کا خرچ بھی رکھتا ہو۔ دوسرے امور بھی استطاعت میں معتبر ہیں جو آئندہ مسائل میں بیان ہوں گے۔

﴿مسئلہ۲﴾ حج واجب ہونے میں شرط ہے کہ رفت وآمد کے خرچ کے علاوہ ضروریات زندگی اور جن چیزوں کی اسے احتیاج ہوتی ہے اس کے پاس موجود ہوں، مثلاً گھر، گھر کا اثاثہ، سواری، اس حد تک جو اس کی شأن کے مناسب ہو اور اگر خود یہ چیزیں نہ ہوں تو پیسہ یا کوئی اور مال، جس سے وہ انھیں مہیا کر سکتا ہو، اس کے پاس ہونا چاہئے۔

﴿مسئلہ۳﴾ جسے شادی کرنے کی ضرورت ہو اور شادی ترک کرنے سے اسے حرج، مرض یا فعل حرام سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہو اور اس کے لئے اسے

پیسوں کی ضرورت ہو، ایسا شخص اسی صورت میں مستطیع ہوسکتا ہے کہ حج کے مخارج کے علاوہ اس کے پاس شادی کے مخارج بھی موجود ہوں۔

﴿مسئلہ۴﴾ جس شخص نے کسی کو قرض کے طور پر پیسے دے رکھے ہوں اور استطاعت کے بقیہ شرائط بھی اس میں پائے جاتے ہوں۔ اگر پیسے کے مطالبہ کا وقت آ گیا ہو یا آنے والا ہو اور وہ کسی حرج یا مشقت کے بغیر پیسے حاصل کرسکتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ پیسے حاصل کرے اور حج کے لئے جائے۔

﴿مسئلہ۵﴾ جس کے پاس حج کے اخراجات نہ ہوں، لیکن کسی سے آسانی کے ساتھ لون لے کر بعد میں اسے ادا کرسکتا ہو تو اس پر واجب نہیں ہے کہ لون لے کر خود کو مستطع بنائے، لیکن اگر اس نے لون لے لیا تو اس پر حج واجب ہوگا۔

﴿مسئلہ۶﴾ جس کے پاس حج کے مخارج بھی ہوں اور وہ مقروض بھی ہو چنانچہ اگر ادائیگی قرض کی مدت باقی ہو اور وہ مطمئن ہو کہ وقت کے اندر وہ قرض ادا کرنے کے قابل ہو جائے گا تو اس پر حج کے لئے جانا واجب ہے۔ اسی طرح اگر قرض کی ادائیگی کا وقت آ گیا ہو لیکن صاحب مال اسے دیر سے

ادا کرنے پر راضی ہو اور مقروض شخص مطمئن ہو کہ مطالبہ کے وقت وہ قرض ادا کرسکتا ہے تو بھی اس پر حج واجب ہو جائے گا۔ ان دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۷﴾ حج کے مصارف کی گرانی اگر مکلّف کو استطاعت سے خارج نہ کرے تو اس شخص سے حج کا وجوب ساقط نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس قدر خرچ اس کی زندگی کے لئے حرج و مشقت کا باعث بن جائے۔

﴿مسئلہ ۸﴾ جن لوگوں کے پاس ایسے وسائل ہوں جن کی انھیں ضرورت نہ ہو اور اگر وہ انھیں بیچ دیں تو حج کے خرچ کے بقدر پیسہ فراہم ہو جائے گا نیز اس کے علاوہ ان میں حج کے دوسرے شرائط بھی موجود ہوں تو ان پر واجب ہے کہ حج کرنے جائیں۔

﴿مسئلہ ۹﴾ اگر انسان شک کرے کہ جو مال اس کے پاس ہے استطاعت کے بقدر ہے یا نہیں تو بظاہر واجب ہے کہ تحقیق کرے۔ اسی طرح اس تحقیق کے وجوب میں بھی کوئی فرق نہیں ہے اگر وہ اپنے مال کی مقدار یا حج کے مخارج کی مقدار نہ جانتا ہو۔

﴿مسئلہ ۱۰﴾ جو شخص جانتا ہے کہ عام حالات میں حج اور اس کے معمولی مخارج کو دیکھتے ہوئے وہ مستطیع نہیں ہے لیکن یہ احتمال دیتا ہو کہ اگر تحقیق کرے تو موجودہ حالت میں بھی وہ حج کر سکتا ہے تو لازم نہیں ہے کہ تحقیق کرے۔ لیکن اس شخص کے لئے اپنی موجودہ مالی حالت کا جائزہ لینا بظاہر واجب ہے جو یہ نہیں جانتا کہ مالی استطاعت رکھتا ہے یا نہیں اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ مستطیع ہوا ہے یا نہیں۔

﴿مسئلہ ۱۱﴾ جو شخص حاجیوں کی خدمت کے لئے اجرت پر معین کیا جائے اور اس دوران تمام اعمالِ حج بجالائے اور واپسی کے بعد اپنی زندگی کا خرچ بھی رکھتا ہو وہ مستطیع ہے اس پر حج واجب ہے اور اس کے حج اسلام کیلئے کافی ہے اگرچہ خود اس خدمت پر معین ہونا اس کے لئے واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۱۲﴾ استطاعت میں یہ شرط ہے کہ حج سے واپسی تک اپنے خانوادہ کا خرچ بھی اس کے پاس موجود ہو۔

﴿مسئلہ ۱۳﴾ استطاعت میں رجوع بہ کفایت کی شرط ہے یعنی حج سے واپسی کے بعد تجارت یا زراعت یا صنعت یا مِلک مثلاً باغ یا دوکان وغیرہ کی منفعت

بھی رکھتا ہو، اس طرح سے کہ زندگی بسر کرنے میں سختی اور حرج کا شکار نہ ہو نیز اگر اپنی وضع کے مطابق کمانے کی صلاحیت رکھتا ہو تو بھی کافی ہے اور اگر واپسی کے بعد اس کی زندگی شہریہ پر بسر ہوتی ہے تو بھی (استطاعت کے لئے) کافی ہے۔ اس بنا پر اگر طلاب اہل علم جو حج سے واپسی کے بعد حوزۂ علمیہ کے شہریہ کی احتیاج رکھتے ہیں اور ان کی زندگی کا خرچ شہریہ سے پورا ہو جاتا ہے تو ان پر حج واجب ہے۔

﴿مسئلہ ۱۴﴾ حج کے واجب ہونے میں جسمانی استطاعت (یعنی صحت وتندرستی) راہ کا کھلا ہونا اور وقت کی استطاعت شرط ہے۔ پس جو مریض حج جانے کی توانائی نہیں رکھتا یا اس کے لئے بہت حرج ومشقت کا باعث ہے تو اس پر حج واجب نہیں ہے نیز جس شخص کے لئے راہ کھلی نہیں ہے یا وقت اتنا تنگ ہے کہ حج کے لئے نہیں پہنچ سکتا تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۱۵﴾ اگر شرائطِ استطاعت ہونے کے باوجود حج ترک کردے تو گناہگار ہے اور حج اس پر معین ہو جاتا ہے اسے چاہئے کہ ہر صورت میں جلد از جلد حج کے لئے جائے۔

﴿مسئلہ۱۶﴾ مستطیع شخص کو خود حج کرنے جانا چاہئے اور اگر اس کی طرف سے کوئی دوسرا حج بجالائے تو یہ کافی نہیں ہے ہاں اس شخص کی طرف سے کوئی دوسرا حج بجالاسکتا ہے جس پر حج معین ہو چکا ہو اور وہ ضعیفی یا بیماری کی وجہ سے حج کرنے نہیں جاسکتا۔

﴿مسئلہ۱۷﴾ جو شخص خود مستطیع ہے وہ حج کے لئے دوسرے کا نائب نہیں ہوسکتا اور نیابتی حج بجالائے تو باطل ہے۔

﴿مسئلہ۱۸﴾ جس شخص پر حج معین ہوگیا اور وہ بجانہ لایا یہاں تک کہ مرگیا تو اس کے ترکہ سے اس کے لئے حج کیا جائے اور اس کے لئے حج میقاتی کافی ہوگا۔

استطاعت کے متفرّق مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ اگر کسی عورت کا شوہر مرگیا ہو، شوہر کی زندگی میں اس کے پاس مالی استطاعت نہیں تھی اور شوہر کے مرنے کے بعد اس کی میراث سے اس میں استطاعت پیدا ہوگئی لیکن بیماری کی وجہ سے وہ حج کے لئے نہ جاسکے۔ اگر اس کا مرض ایسا ہے کہ اس میں حج کے لئے جانے کی توانائی نہیں ہے تو وہ مستطیع

نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر شوہر کے مرنے کے بعد اس کے پاس کوئی شغل یا زراعت یا کوئی ایسی صنعت وغیرہ نہیں ہے کہ حج سے واپسی کے بعد وہ زندگی کا خرچ چلا سکے تو بھی وہ مستطیع نہیں ہے، چاہے میراث سے ملنے والا مال حج کے لئے اور واپسی کے لئے کافی کیوں نہ ہو۔

☆ ﴿مسئلہ ۲﴾ جس عورت کا مہر حج کے مخارج کے بقدر یا اس سے زیادہ ہے اگر کسی مفسدہ کے بغیر وہ مہر لے کر حج کے لئے جا سکتی ہے تو مستطیع ہے۔

﴿مسئلہ ۳﴾ جس عورت کا مہر حج کے خرچ کے لئے کافی ہو اور وہ شوہر سے اس کی طلبگار ہے اگر اس کا شوہر اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو عورت کو اس سے طلب کرنے کا حق نہیں ہے اور وہ مستطیع نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۴﴾ اگر کسی کے پاس بڑا قیمتی مکان ہو اور وہ اسے بیچ کر سستا گھر خریدے اور بقیہ پیسے سے حج کرنے جا سکتا ہو، لیکن جو گھر اس کے پاس ہے، اگر اس کی شان اور مرتبہ سے بالاتر نہیں ہے تو اس کا بیچنا لازم نہیں ہے اور اس صورت میں وہ مستطیع نہیں ہے۔ ہاں اگر مکان اس کی شان سے بالاتر ہے تو تمام شرائط کی موجودگی میں وہ مستطیع ہے۔

﴿مسئلہ۵﴾ جو شخص کاروبار یا کسی اور ذریعہ سے حج پر جانے اور آنے کا خرچ رکھتا ہو اور حج سے واپسی کے بعد وہ اپنی زندگی کا کچھ خرچ مجلیس پڑھ کر اور بقیہ شہریہ کے ذریعہ (جو شرعی وجوہات میں سے ہے) پورا کرتا ہے اگر چہ حج سے واپسی کے بعد اسے شہریہ کی ضرورت ہو تو بھی مستطیع ہے۔

﴿مسئلہ۶﴾ اگر کوئی شخص زمین یا کوئی دوسری چیز اس لئے بیچے تا کہ رہنے کیلئے گھر خریدے تو مکان کے لئے ان پیسوں کی ضرورت ہونے کی صورت میں وہ مستطیع نہیں ہوگا، چاہے وہ پیسہ حج کے مخارج کے لئے کافی کیوں نہ ہو۔

﴿مسئلہ۷﴾ اتنا وقت رہ جانے کے بعد جو حج میں جانے کے لئے لازم ہے مستطیع شخص خود کو استطاعت سے خارج نہیں کرسکتا اور اس وقت سے پہلے بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ خود کو استطاعت سے خارج نہ کرے۔

﴿مسئلہ۸﴾ جو شخص حج کے لئے اجیر ہونے کے وقت مستطیع نہ تھا، لیکن مالِ اجارہ لینے کے بعد کسی دوسرے مال کے ذریعہ مستطیع ہو گیا اور اجاری حج بھی اسی سال کے لئے تھا تو یہ اجارہ باطل ہے اور اسے حجِ اسلام یعنی اپنا واجبی حج بجالانا ہوگا۔

﴿مسئلہ۹﴾ قافلوں کے خدمت گار افراد جو جدہ وارد ہوتے ہیں اگر حاجیوں کی خدمت انجام دینے کے دوران حج کے تمام اعمال بجالا سکتے ہوں اور تمام شرائط بھی ان میں موجود ہوں، مثلاً بالفعل یا بالقوت زندگی کے وسائل رکھتے ہوں اور رجوع بہ کفایت یعنی کاروبار یا صنعت ان کے پاس ہو جن کے ذریعہ حج سے واپسی کے بعد وہ اپنی زندگی کا خرچ چلا سکتے ہوں تو وہ مستطیع ہیں اور حج اسلام بجالائیں گے، جو ان کے حج واجب کے لئے کافی ہوگا، اور اگر ان میں تمام شرائط نہ پائے جاتے ہوں اور صرف حج کا امکان ہو تو وہ مستطیع نہیں ہوئے ہیں اور ان کا حج مستحب ہے ہاں اگر بعد میں استطاعت پیدا کرلیں تو حج واجب بجالائیں گے۔

﴿مسئلہ۱۰﴾ ڈاکٹر یا دوسرے افراد جو میقات پر مامور ہوتے ہیں اور میقات میں مستطیع ہوگئے ہیں ان پر واجب ہے کہ حج اسلام بجالائیں اگر چہ لازم ہے کہ اپنی ماموریت بھی انجام دیں۔

﴿مسئلہ۱۱﴾ جس شخص میں مالی استطاعت اور بقیہ تمام شرائط بھی پائے جاتے ہوں اسے حج کے لئے جانا واجب ہے اور دوسرے کار خیر مثلاً متبرک مقامات

کی زیارت یا مسجد کی تعمیر اس واجب کی جگہ نہیں لے سکتی۔

﴿مسئلہ۱۲﴾ اگر واجب حج کے لئے مستطیع شخص غفلت یا عدم استطاعت کے خیال سے یا جانتے ہوئے عمداً تمرین و پریکٹس کے ارادے سے کہ آئندہ سال حج اسلام بہتر طور پر بجالائے گا، استحباب کی نیت کرے اور یہ نیت کرے کہ وہ حج بجالا رہا ہے جو شارع مقدس اس سے چاہتا ہے تو یہ حج اسلام ہے دوسری صورت میں اس کے حج واجب کے لئے کافی ہونے میں اشکال ہے لہٰذا آئندہ سال حج کی انجام دہی کی احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

﴿مسئلہ۱۳﴾ اگر مستطیع احرام باندھنے اور حرم کی حدود میں داخل ہونے کے بعد مر جائے تو حج اس پر ساقط ہو جائے گا۔

﴿مسئلہ۱۴﴾ مرنے والا اگر اپنی زندگی میں مستطیع تھا اور اس نے عمداً تاخیر کی تو حج اس پر معیّن ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس کے اصل ترکہ سے اس کیلئے ایک میقاتی حج بجالایا جائے۔

﴿مسئلہ۱۵﴾ جو شخص ہر جہت سے مستطیع تھا لیکن اس نے حج انجام دینے کا اقدام نہیں کیا تو حج اس پر معیّن ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر اس وقت بڑھاپے یا

ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے اچھے ہونیکی اُمید نہ ہو، خود حج انجام نہیں دے سکتا تو واجب ہے کہ کسی کو اپنا نائب بنائے تا کہ وہ اس کی طرف سے حج بجالائے۔

﴿مسئلہ ۱۶﴾ حج واجب کے سفر کے لئے عورت کو اپنے شوہر سے اجازت لینا شرط نہیں ہے۔ عورت اپنا واجبی حج بجالائے گی چاہے اس کا شوہر اس کے سفر پہ جانے پر راضی نہ ہو۔

﴿مسئلہ ۱۷﴾ خانوادہ کے لئے مالی استطاعت شرط ہونے سے جو یہ مراد ہے کہ ان کا نفقہ اور خرچ رکھتا ہو تو یہاں خانوادہ سے مراد عرفی خانوادہ ہے چاہے وہ شرعاً واجب النفقہ نہ ہو۔

● س ۱: جو شخص مدینہ میں مریض ہو گیا (یعنی اس پر دل کا دورہ پڑ گیا) اور وہ اس وقت ہسپتال میں ہے اور ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ وہ دو ہفتہ آرام کرے اس مدت کے بعد جبکہ اعمال کی انجام دہی کے لئے اس کا اٹھا کر لے جایا جانا مشکل ہو، اگر اسے مکہ مکرمہ لے جائیں تو اس شخص کا فریضہ کیا ہے؟

■ ج: اگر یہ اس کی استطاعت کا پہلا سال ہے اور وہ اعمال بجالانے کی

طاقت چاہے اضطرار اور مجبوری کی ہی حالت میں نہیں رکھتا تو اس کی استطاعت ختم ہو جائے گی اور حج اس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ اس کی استطاعت کا پہلا سال نہیں ہے تو حج اس پر معین ہو جائے گا۔ اب اگر وہ اچھا ہونے سے مایوس ہو گیا ہو تو اپنا ایک نائب مقرر کرے گا جو اس کی طرف سے عمرہ اور حج تمتع بجالائے۔

● س ۲: موجودہ زمانے میں جو بھی حج سے مشرف ہونا چاہتا ہے اسے لازم ہے کہ پہلے نام نویسی اور سفر کے دیگر مقدمات کے لئے اقدام کرے۔ اگر کسی نے نام نویسی کرائی لیکن اس کی باری کا اعلان چند سال کے بعد کیا گیا اب اگر اس نوبت کے آنے تک کسی اور ذریعہ سے اس کے حج جانے کے حالات فراہم ہوئے اور وہ قرض لے کر مکہ گیا تو اس کا یہ حج، حج اسلام ہوگا یا نہیں؟

■ ج: اگر پہلے حج اس پر معین نہیں ہوا ہے اور اس وقت بھی وہ قرض کے بغیر حج پر نہیں جا سکتا تو اس پر حج واجب نہیں ہے اور اس کا حج، حج اسلام نہیں ہے۔

● س ۳: میں مقروض تھا اور ایک ماہ کی تنخواہ بھی قبل از وقت لینے کے بعد سفر حج پر جانے میں کامیاب ہو گیا جبکہ صاحب مال جس سے میں نے قرض لیا ہے میرے

اس سفر سے پوری طرح راضی ہے اور اسے پیسے کی ضرورت نہیں ہے تو کیا یہ حج میرا واجب حج شمار ہوگا؟

■ ج: اگر مالی استطاعت آپ کو میسّر تھی تو مذکورہ فرض کی روشنی میں آپ کا حج صحیح اور حج واجب شمار ہوگا، بشرطیکہ آپ کے لئے بعد میں قرض ادا کرنا آسان ہو، لیکن اگر آپ نے قرض لے کر مالی استطاعت پیدا کی ہے تو آپ مستطیع نہیں ہوئے ہیں اور یہ حج، حج اسلام شمار نہیں ہوگا۔

● س۴: میں حسب ذیل شرائط کے ساتھ سازمان حج وزیارت کی قرعہ اندازی کے مطابق انشاءاللہ آنے والے برسوں میں حج بیت اللہ سے مشرف ہونے ولا ہوں:

۱- میرا اور میری بیوی کا حج وزیارت کا مکمل خرچ اس پیسے سے مہیا ہے جس کا خمس نکالا ہوا ہے۔

۲- میں محکمۂ تعلیم کا معلم ہوں اور اپنی ماہانہ تنخواہ کے ذریعہ معمول کے مطابق باقناعت زندگی بسر کرتا ہوں۔

۳- میرے پاس ذاتی مکان اور گاڑی (کار) نہیں ہے اور میں جس شہر میں بھی ملازمت کروں وہاں کرایہ کے مکان میں رہتا ہوں۔

۴- میرے پاس معمول کی سطح کے وسائل زندگی موجود ہیں۔

ان شرائط کی روشنی میں جو شبہے لوگوں کی طرف سے حج کے واجب ہونے یا نہ ہونے کے سلسلہ میں بیان کئے جاتے ہیں ان کے تحت یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میرا اور میری بیوی کا حج، حج واجب کے لئے کافی ہوگا یا نہیں؟

■ ج: مذکورہ سوال کی روشنی میں اگر آپ کی بیوی کے پاس حج کے لئے جانے اور واپس آنے کا پیسہ ہے اور وہ جاسکتی ہیں تو مستطیع ہیں اور آپ اس صورت میں مستطیع ہیں کہ آپ کے پاس اپنے اور اپنے خانوادہ کے ضروریاتِ زندگی کے وسائل آپ کی شان اور سطح کے مطابق موجود ہوں اور آپ حج سے واپسی کے بعد اپنی آمدنی سے اپنا اور اپنے خانوادہ کا خرچ چلا سکتے ہوں۔

● س۵: ایک شخص مستطیع تھا لیکن اس نے حج جانے میں سہل انگاری ولاپرواہی کی یہاں تک کہ اس کی نوبت گزر گئی اب اسم نویسی نہیں کی جاتی ہے تو اب ایران میں کسی واسطہ یا سفارش کے ذریعہ یا ایران کے باہر زیادہ پیسے خرچ کر کے اس کے لئے حج پر جانا جائز ہے یا نہیں، کیونکہ دوسری صورت میں اس کے فریضہ کی ادائیگی میں تاخیر ہو رہی ہے اور اس کا خوف ہے کہ خدانخواستہ وہ حج ترک کرنے والوں

میں شمار ہو؟

■ ج: اس پر لازم ہے کہ وہ کسی بھی طریقہ سے اگر اسلامی جمہوریہ کے قوانین کے خلاف نہ ہو اور وہ (اس سفر سے) مشقت وحرج میں مبتلا نہیں ہوتا تو حج ادا کرنے جائے۔

● س۶: جس شخص پر پہلے سے حج معین نہیں ہوا ہے، ہاں حج تمتع کے لئے نام نویسی کے وقت وہ مستطیع تھا اور اس نے نام نویسی کی لیکن بعد میں وہ مالی اعتبار سے محتاج ہوگیا اور اسے (حج کے لئے) بینک میں جمع شدہ پیسے کی ضرورت ہے آیا وہ بینک سے پیسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟ اور چنانچہ اگر پہلے سال یا بعد کے برسوں میں قرعہ اس کے نام نکل آئے تو کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے؟

■ ج: مذکورہ سوال کی روشنی میں وہ مستطیع نہیں ہے اور بینک سے پیسے نکال سکتا ہے۔ اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

● س۷: جس شخص پر حج واجب تھا وہ پاکستان سے حج کے لئے روانہ ہوا، مدینہ منورہ میں بیمار ہوگیا اور بیماری ہی کی حالت میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا اور مکہ کے ہسپتال میں حج سے پہلے وفات پا گیا۔ مرنے کے وقت اس کی تمام ملکیت

پاکستان میں کچھ پیسے اور کچھ زمین تھی۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کے پاس جو پیسے تھے اس کی نیابت میں حج ادا کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں تو کیا اس کے ورثہ زمین بیچ کر اس کا حج ادا کرنے کے لئے نائب مقرر کریں یا اس کے اس صورت میں مرنے سے حج ساقط ہو گیا؟ اجر کم علی ا...

■ ج: اگر وہ عمرۂ تمتع کے احرام کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا اور عمرہ انجام دینے یا اس کے اعمال مکمل کرنے سے پہلے یا اس کے بعد فوت ہوا ہے تو اس کا اسی قدر عمل کافی ہے اور حج اس سے ساقط ہے لیکن اگر احرامِ عمرہ کے بغیر مکہ میں داخل ہوا اور وہاں مر گیا اور پہلے سے حج اس پر معیّن تھا تو اس کے اصل ترکہ سے اس کے حج کا نائب معین کیا جائے اور حج میقاتی کافی ہوگا اور اگر حج اس پر مستقر و معین نہیں تھا تو مذکورہ سوال کی روشنی میں وہ مستطیع نہیں ہے اور اس کے لئے نائب مقرر کرنا ضروری نہیں ہے۔

● س ۸: اگر انسان میقات پر مستطیع ہوا اور حج اسلام بجالایا تو کیا کافی ہے؟ اور کیا اس مسئلہ میں رجوع بہ کفایت شرط نہیں؟

■ ج: اگر مستطیع ہو گیا ہے تو یہ حج مجزی و کافی ہے لیکن رجوع بہ کفایت شرط

ہے۔

● س۹: بعض مؤسسات وادارے بعض موقعوں پر کسی شخص کو حج کے لئے بھیجتے ہیں اور اس پر کسی کام کو انجام دینا بھی لازم نہیں ہوتا تو کیا یہ حج بذلی کی شکل ہے؟ اور اسے قبول کرنا واجب ہے؟

■ ج: اس کی شرعی نوعیت کو فرض کرتے ہوئے اگر کسی بھی کام کے معاہدہ کے بغیر حج پہ لے جایا جائے تو یہ حج، حج بذلی کے حکم میں ہے۔

● س۱۰: کسی شخص کے چار بیٹے ہیں اور اس نے سب کی شادی کردی ہے، اپنے سالانہ خرچ کا پیسہ بھی رکھتا ہے اور مقروض بھی نہیں ہے اور اس کی آمدنی اپنے لڑکوں کے ساتھ یکجا ہے۔ اس وقت ان لوگوں کے پاس دو آدمیوں کے حج پہ جانے کا خرچ موجود ہے، تو آیا حج واجب ہے یا نہیں؟ اور اگر واجب ہوگیا ہے تو کیا صرف باپ پر واجب ہے یا بیٹے پر بھی واجب ہوگیا ہے اگر بیٹے پر بھی واجب ہوگیا ہے تو کونسا بیٹا اولویت کا حق رکھتا ہے؟

■ ج: جو شخص اپنے مال سے حج کا خرچ رکھتا ہے نیز مکہ جا اور واپس آسکتا ہے اور اپنی شان و مرتبہ کے لائق زندگی کے وسائل بھی رکھتا ہے وہ مستطیع ہے اور

اس پر حج کے لئے جانا واجب ہے۔

● س ۱۱: میں مالی استطاعت رکھتا ہوں اور میری عمر بہتر سال ہے۔ میں افیم کھانے کا عادی ہوں۔ ملکی قوانین کے تحت محکمۂ صحت مجھے حج جانے سے روکتا ہے۔ شرعی حیثیت سے میرے حج کا فریضہ کیا ہے؟

■ ج: اگر آپ پہلے مستطیع تھے اور امکان کے باوجود حج پر نہیں گئے تو حج آپ پر مستقر و معین ہو گیا ہے اور اگر پہلے آپ میں استطاعت نہیں تھی تو مذکورہ سوال کی روشنی میں مستطیع نہیں ہوئے ہیں مگر یہ کہ آپ افیم کو ترک کر کے اجازت لیں اور مکہ جائیں۔

● س ۱۲: اگر کسی کے پاس سرمایہ یا کام کرنے کے اتنے اوزار اور وسائل ہوں کہ ان میں سے کچھ بیچ ڈالتے تو اس کے ذریعہ بلا زحمت زندگی بھی بسر کر سکتا ہے اور بقیہ پیسوں سے حج بھی بجا لا سکتا ہے، آیا یہ شخص مستطیع ہے؟

■ ج: اگر تمام شرائط موجود ہوں تو مستطیع ہے۔

● س ۱۳: ایک شخص کے پاس ایک باغ ہے جس سے چند برسوں سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی لیکن قیمت کے اعتبار سے وہ حج کے مخارج کے لئے کافی ہے۔ باغ کے

مالک کوعرفاً یہ معلوم ہے کہ جب یہ باغ پھل دینے لگے گا تو وہ بھی بوڑھا اور کام کرنے کے لائق نہیں رہ جائے گا اور اسے باغ کی آمدنی سے زندگی بسر کرنا ہوگی تو کیا یہ شخص مستطیع ہے؟

■ ج: اگر زندگی بسر کرنے کے لئے اس باغ کے علاوہ کوئی آمدنی نہ ہوتو مستطیع نہیں ہے۔

● س۱۴: مقروض ہونے کی صورت میں کس قدر پیسہ حج کی استطاعت کے لئے کافی ہے؟ اور جبکہ پیسہ موجود ہولیکن دل کی بیماری کی وجہ سے سازمان حج کے طبی ماہرین حج کے سفر کو خطرناک تجویز کرتے ہوں تو کیا ایسے میں ایک شخص حج کی انجام دہی کے لئے بھیجا جائے؟

■ ج: اگر آپ استطاعت پیدا ہونے سے پہلے ایسے مریض ہوگئے ہیں کہ مکہ تشریف نہیں لے جاسکتے تو آپ مستطیع نہیں ہیں اور کسی کو اپنا نائب بنانا لازم نہیں ہے۔ نیز مالی استطاعت اسی صورت میں ہے کہ سفر حج پہ جانے اور واپسی کے خرچ کے بقدر پیسہ آپ کے پاس موجود ہو اور قرض ادا کرنا بھی آپ کے لئے آسانی سے ممکن ہو۔

حج کی نیابت

﴿مسئلہ۱﴾ نائب کے سلسلہ میں چند امور شرط ہیں:

۱- بالغ ہونا، احتیاط واجب کی بنا پر۔

۲- عقل

۳- ایمان

۴- اعمال کے انجام دینے پر وثوق واطمینان ہو۔

۵- نائب، افعال واحکام حج کے بارے میں جانتا ہو۔

۶- نائب کے ذمہ اس سال خود اس کا واجبی حج نہ ہو۔

۷- وہ حج کے بعض اعمال بجالانے سے معذور نہ ہو۔

﴿مسئلہ۲﴾ منوب عنہ (یعنی جس کی طرف سے نیابت قبول کی جائے) کے سلسلہ میں چند شرطیں ہیں:

۱- اسلام

۲- حج واجب میں شرط ہے کہ نائب جس کی نیابت کر رہا ہے وہ فوت

ہو چکا ہو یا اگر زندہ ہے تو حج اس پر معین ہو چکا ہو اور وہ ایسے مرض کی وجہ سے جس کے اچھا ہونے کی امید نہیں ہے، حج کے لئے نہ جا سکتا ہو۔ مستحبی حج میں یہ شرط نہیں ہے۔ منوب عنہ کے لئے بلوغ اور عقل کی شرط نہیں ہے۔ نائب اور منوب عنہ میں مماثلت کی بھی شرط نہیں ہے اور جائز ہے کہ جو شخص اب تک حج نہ گیا ہو اور مستطیع نہ ہو وہ دوسرے کا نائب ہو۔

﴿مسئلہ ۳﴾ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہو اس کے لئے کسی ایسے شخص کو اجارہ پر حج کے لئے آمادہ کرنا صحیح نہیں ہے جس کے پاس حج تمتّع مکمل کرنے کا وقت نہ رہ گیا ہو اور اس کا فریضہ حج افراد کی طرف عدول کرنا ہو، ہاں اگر وسعتِ وقت کی حالت میں اسے (حج کی نیابت کے لئے) اجیر کیا گیا اور بعد میں وقت تنگ ہو گیا اور وہ عدول کرے تو یہ حج تمتع کے لئے کافی ہوگا اور یہ شخص اجرت کا مستحق بھی ہے۔

﴿مسئلہ ۴﴾ جس شخص پر حج مستقر و معین ہو گیا، یعنی وہ استطاعت کے پہلے سال حج پر نہیں گیا۔ اگر بیماری اور بڑھاپے کی وجہ سے سفر حج پر جانے کی طاقت نہیں رکھتا یا جانا اس کے لئے حرج و مشقت کا باعث ہے تو اس پر واجب

ہے کہ کسی کو اپنا نائب بنائے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اسے اچھا ہونے اور سفر کی طاقت پیدا ہونے کی امید نہ ہو اور احتیاط واجب کی بنا پر فوراً کسی کو نائب بنائے اور اگر حج مستقر و معین نہ ہوا ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ اس پر حج واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۵﴾ نائب جب عمل حج بجالایا تو معذور پر سے حج ساقط ہو جاتا ہے اور لازم نہیں ہے کہ وہ خود بھی حج کرے چاہے اس کا عذر برطرف ہو گیا ہو۔ لیکن اگر حج تمام ہونے سے پہلے عذر ختم ہوا ہے تو اس صورت میں نائب کا حج منوب عنہ کے لئے کافی نہیں ہوگا۔

﴿مسئلہ۶﴾ جس شخص پر خود حج واجب ہے چاہے وہ اس کی استطاعت کا پہلا سال ہو یا حج اس پر معین ہو چکا ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ دوسرے کی نیابت کرے۔

﴿مسئلہ۷﴾ اگر اجرت پر کسی کی طرف سے حج کرنے والا احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد مرجائے تو جس کی طرف سے وہ حج بجالا رہا ہے، اس کے حج کے لئے کافی ہوگا لیکن اگر احرام باندھنے کے بعد

اورحرم میں داخل ہونے سے پہلے مر جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر کافی نہیں ہے۔اس سلسلہ میں تبرعی حج، اجرتی حج، حج اسلام یا حج واجب میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہی حکم اس شخص کے لئے بھی ہے جو خود اپنے حج کیلئے جائے۔

﴿مسئلہ۸﴾ اگر اجارہ منوب عنہ کے بری الذمہ ہونے کے لئے ہو کہ بظاہر اجرتی حج میں یہی ہوتا ہے اور اجرت پر حج کے لئے جانے والا احرام باندھنے اورحرم میں داخل ہونے کے بعد مر جائے تو وہ پوری اجرت کا مستحق ہے۔

﴿مسئلہ۹﴾ جو شخص نیابت کے عنوان سے مکہ گیا ہو اور خود اپنا واجبی حج بجانہ لایا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ عمل نیابت کے بعد اپنے لئے عمرۂ مفردہ بجالائے۔یہ احتیاط واجب نہیں ہے لیکن بہت مطلوب ہے۔

﴿مسئلہ۱۰﴾ جو شخص حج کے بعض اعمال بجالانے سے معذور ہو اسے حج کیلئے اجیر نہیں کیا جاسکتا۔اور اگر بعض اعمال بجالانے سے معذور شخص ثواباً کسی کے لئے حج بجالائے تو اس کے کافی ہونے میں اشکال ہے۔

نیابت کے متفرق مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ قافلوں کے بعض خدمت گار جو ضروری کام انجام دینے کے لئے یا ضعیف افراد کے ہمراہ آدھی رات کو مشعر الحرام سے منیٰ جانے پر مجبور ہیں، یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ معذور ہیں اور مشعر الحرام میں وقوف اختیاری نہیں کر سکتے ان کی نیابت صحیح نہیں ہے اور اگر خدمت کے لئے آنے سے پہلے حج کے لئے اجیر ہوئے ہیں تو انھیں حج بجالانا اور وقوف اختیاری کو درک کرنا ہوگا۔

﴿مسئلہ۲﴾ زندہ شخص جس مورد میں کسی کو اپنا نائب بنا سکتا ہے اس کیلئے میقات سے کسی کو نائب بنانا کافی ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ جو شخص پہلی مرتبہ مثلاً خدمتگار کی شکل میں حج بجالایا ہے، وہ دوسری مرتبہ اپنے فوت شدہ باپ یا ماں کی نیابت میں حج بجالاسکتا ہے، مگر یہ کہ پہلے سال وہ مستطیع نہ تھا اور اس سال مستطیع ہوا ہو (اس صورت میں وہ اپنا واجبی حج ادا کرے گا)۔

﴿مسئلہ۴﴾ جو شخص نیابت کے عنوان سے مسجد شجرہ میں مُحرِم ہوا اور مکہ آیا مکہ میں سمجھا کہ خود مستطیع تھا تو اس کا احرام صحیح نہیں ہے اب وہ واپس جائے اور عمرۂ تمتع کی غرض سے اپنے لئے احرام باندھے اور اپنا فریضہ انجام دے۔

﴿مسئلہ۵﴾ ایمان، جو اصل نیابت حج میں شرط ہے، ان تمام اعمال میں بھی شرط ہے، جن میں نیابت جائز ہے مثلاً رمی، طواف وغیرہ۔

﴿مسئلہ۶﴾ نائب پر واجب ہے کہ وہ اپنے مرجع تقلید کے فتوے کے مطابق عمل کرے۔

﴿مسئلہ۷﴾ جو نائب، حج کی نیابت قبول کرتے وقت معذور نہیں تھا لیکن اجرت طے ہونے کے بعد عمل کے وقت یا مُحرِم ہونے سے پہلے معذور ہو گیا۔ اگر اس کا عذر حج کے بعض اعمال میں نقص کا سبب نہ ہو تو اس کی نیابت صحیح ہے۔ جیسے بعض متروکات کو چھوڑنے سے معذور ہو۔ لیکن اگر عذر اعمال حج میں نقص کا باعث ہو تو اس صورت میں اجارہ کا باطل ہونا بعید ہے اور احتیاط ہے کہ نائب اور منوب عنہ اجرت کے سلسلہ میں مصالحہ کریں۔ اور عمرہ و حج کا اعادہ کرنا (دوبارہ ادا کرنا) منوب عنہ کے ذمہ ہوگا۔

﴿مسئلہ۸﴾ جو افراد خدمت پر مامور ہوئے ہیں اور انہوں نے مشعرالحرام میں اختیاری وقوف کو درک نہیں کیا ہے، یوں ہی وہ تمام معذور افراد جنہوں نے اس طرح کا ناقص حج انجام دیا ہے تبرّکاً اور ثواباً یا اجرت پر ان کا نائب ہونا صحیح نہیں ہے اور منوب عنہ کے لئے کافی نہیں ہے نیز وہ اجرت کے مستحق بھی نہیں ہیں۔

﴿مسئلہ۹﴾ جو شخص حج کے اختیاری اعمال کو بجا نہ لا سکے وہ معذور ہے اور نائب نہیں بن سکتا۔

﴿مسئلہ۱۰﴾ جو شخص صحیح قرائت کرنے سے معذور ہے اس کا نائب ہونا باطل ہے اور اگر معذور نہیں ہے تو صحیح ہے اور اس پر لازم ہے کہ اپنی قرائت درست کرے۔

● س ۱: کسی شخص نے حج کے لئے نام نویسی کرائی، بینک کی رسید حاصل کی اور یہ وصیت کر دی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا اس رسید سے مکہ جائے اور اپنے باپ کی نیابت میں حج انجام دے۔ باپ کے مرنے کے بعد بیٹے نے خود حج کے لئے مالی استطاعت پیدا کر لی لیکن وہ صرف باپ کی اس رسید کے ذریعہ ہی مکہ

جاسکتا ہے۔کیا وہ مذکورہ رسید کے ذریعہ میقات پہنچ کر باپ کی نیابت میں حج انجام دے گا یا خود مستطیع ہوا ہے اور اپنا حج انجام دے گا؟

■ ج: مذکورہ سوال کی روشنی میں کہ بیٹے کے لئے وصیت شدہ رسید کے ذریعہ ہی حج کی راہ کھلی ہے اور حج میقاتی سے زیادہ کے سلسلہ میں وصیت مرنے والے کے ثلث مال سے زیادہ نہیں ہے یا وارثوں نے اجازت دے دی ہے تو بیٹا اپنے باپ کی نیابت میں حج انجام دے گا۔

● س۲: پہلے والے مسئلہ میں اگر وصیت نہیں ہے لیکن مرنے والے کے وارث وہ رسید اس کے کسی ایک بیٹے کو جس نے خود بھی مالی استطاعت پیدا کر لی ہے، دے دیں کہ وہ باپ کی نیابت میں حج کو جائے تو کیا بیٹا رسید سے استفادہ کرتے ہوئے میقات پر پہنچ کر باپ کی نیابت میں حج ادا کریگا یا خود مستطیع ہوگا اور اپنا حج بجالائے گا؟

■ ج: اس فرض کی روشنی میں بھی (باپ کا) نیابتی حج مقدم ہے۔

● س۳: گزشتہ دو مسئلوں میں اگر اس کا فریضہ باپ کی نیابت میں حج ادا کرنا تھا اور وہ اپنا حج بجالایا تو یہ حج اس کے حج اسلام کے لئے کافی ہوگا یا نہیں؟

■ ج: اس کے حج اسلام کے لئے کافی ہونے میں اشکال ہے۔

● س۴: کسی شخص کا باپ مرگیا جو مستطیع تھا۔ بیٹا اپنے باپ کی رسید کے ذریعہ اپنے باپ کا حج بجالانے کے لئے روانہ ہوا اور میقات پر پہنچا اب وہاں وہ خود مستطیع ہوگیا ہے۔ کیا کرے؟ اس کی وضاحت یہ ہے کہ نہ کوئی وصیت تھی اور نہ اس سے باپ کی نیابت کرنے کیلئے کہا گیا تھا۔ مثلاً تنہا وارث ہے اور اس کے لئے جانا صرف اس رسید ہی کے ذریعہ ممکن ہے؟

■ ج: مذکورہ سوال کی روشنی میں وہ خود اپنا حج بجالائے گا اور اپنے باپ کے لئے کسی کو نائب مقرر کرے گا۔

● س۵: میں حج کے گروہ کا ذمہ دار تھا اور میرا فریضہ بیمار اور معذور افراد کی دیکھ بھال تھا میں نے (مشعرالحرام میں) اضطراری وقوف انجام دیا اب برائے مہربانی میرا شرعی فریضہ بیان فرمایئے۔

■ ج: اگر آپ معذور افراد کے ساتھ تھے اور لازم تھا کہ ان کے ساتھ رہیں اور وہ لوگ اختیاری وقوف سے معذور تھے تو آپ کے لئے بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ کسی کے نائب ہوئے ہیں تو آپ کی نیابت درست نہیں

ہے۔

● س۶: ایک شخص حج میں ایک میت کا نائب تھا۔ اعمال حج بجالانے کیلئے اجرت طے ہوتے وقت وہ کسی طرح کی معذوری نہیں رکھتا تھا لیکن حج انجام دینے کے چند سال بعد اسے یہ خیال آیا کہ مشعرالحرام کے وقوف کے وقت اس نے عورتوں اور مریضوں کے ساتھ اضطراری وقوف کیا تھا اور منیٰ چلا گیا تھا اور اس بات سے غافل تھا کہ نائب کو اختیاری وقوف کرنا چاہئے۔ اب اس کا فریضہ کیا ہے؟

■ ج: مذکورہ عمل اجرتی نیابت کے حج کے لئے مجزی و کافی نہیں ہے اور نائب اجرت کا مستحق نہیں ہے لہٰذا اجرت کے سلسلہ میں وہ نائب بنانے والے کی طرف رجوع کرے یا پھر اجرت کسی خاص زمانہ سے مخصوص نہ ہو جو گزر گیا ہو، ایسی صورت میں دوبارہ صحیح نیابتی حج بجالائے۔

● س۷: میرے مرحوم باپ نے فرمایا تھا کہ بڑا بیٹا میری نیابت میں مکہ جائے گا اور میں جو کہ بڑا بیٹا ہوں میراث کے ذریعہ خود مستطیع ہو گیا ہوں لیکن اب تک اپنے حصہ کو پیسوں میں تبدیل نہیں کر پایا، کیا میں اس حالت میں اپنے باپ کی طرف سے حج بجالاؤں یا نہیں؟

■ ج: یہ فرض کرتے ہوئے کہ آپ کو مالی استطاعت، چاہے میراث ہی کے ذریعہ حاصل ہوگئی ہے تو اگراس کا بیچنا اور حج کے مخارج میں اسے صرف کرنا آپ کے لئے ممکن ہو تو پہلے اپنا حج بجالا یئے اور باپ کی طرف سے بعد میں حج انجام دیجئے یا کسی کو نائب مقرر کیجئے۔

● س ۸: جس عورت پر حج واجب ہے اس نے وصیت کی کہ اس کے اصل ترکہ سے اس کا وصی اس کے لئے حج بلدی (۱) انجام دے۔ اب جانی اور مالی استطاعت اس کے وصی میں بھی پیدا ہوگئی ہے صرف وہ حج کے لئے کسی عذر مثلاً نام نویسی نہ کرانے کی بنا پر راہ کی استطاعت پیدا نہیں کر پایا ہے (یعنی راہ اس کے لئے نہیں کھلی ہے) کیا ایسے میں وہ نیابتی حج انجام دے سکتا ہے؟

■ ج: وصی اگر پہلے سے استطاعت نہیں رکھتا تھا اور اس وقت بھی اس کیلئے راہ کھلی نہیں ہے تو اس وقت بھی مستطیع نہیں ہے اور وہ کسی کے نیابتی حج کے لئے اجیر ہوسکتا ہے، لیکن اگر اجیر ہوئے بغیر وہ خود کو میقات تک پہنچا دے تو اب یہاں نیابتی حج بجا نہیں لا سکتا بلکہ اسے اپنا حج انجام دینا ہوگا۔

۱۔ جو حج اپنے شہر سے جا کر انجام دیا جائے۔

● س۹: اگر نیابت لینے اور نیابت دینے والا دونوں نیابت طے ہوتے وقت یہ جانتے ہوں کہ نائب معذور افراد میں سے ہے اس کے باوجود اسے نائب بنائیں تو کیا نیابت کی اجرت اس کے لئے حلال ہے؟ اور کیا اس کا نیابتی حج صحیح ہے اور منوب عنہ کے حج اسلام یا کسی دوسرے حج کے لئے کافی ہوگا یا نہیں؟

■ ج: اس فرض کے ساتھ کہ معذور تھا پھر بھی اسے اجیر کیا گیا ایسے میں نہ وہ اجرت کا مستحق ہے اور نہ اس کا بجالایا ہوا حج کافی ہوگا۔

عمرہ کے اقسام

﴿مسئلہ ۱﴾ عمرہ کی بھی حج کے مانند دو قسمیں ہیں: واجب اور مستحب۔ اور جس میں استطاعت کے شرائط پائے جاتے ہوں اس پر زندگی میں ایک بار واجب ہوتا ہے۔ اس کا وجوب حج کے مانند فوری ہے نیز اس کے وجوب میں حج کی استطاعت معتبر نہیں ہے بلکہ اگر انسان عمرہ کے لئے مستطیع ہوگیا ہے تو عمرہ اس پر واجب ہو جاتا ہے، چاہے وہ حج کے لئے مستطیع نہ ہو اور اس کے برعکس بھی یوں ہی ہے کہ اگر انسان حج کے لئے استطاعت رکھتا ہو لیکن عمرہ کے

لئے مستطیع نہ ہو تو حج ہی بجالائے گا لیکن یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ جو لوگ مکہ سے دور ہیں مثلاً اہل ایران یا اہل ہند و پاکستان ان کا فریضہ حج تمتّع ہے ان کے لئے کبھی حج کی استطاعت عمرہ کی استطاعت سے اور عمرہ کی استطاعت، حج کی استطاعت سے جدا نہیں ہے کیونکہ حج تمتع دونوں عمل کا مرکب ہے۔ اس کے برخلاف جو لوگ مکہ میں یا اس سے قریب رہتے ہیں ان کا فریضہ حج مفردہ اور عمرہء مفردہ ہے کہ ان کے لئے ان میں سے کسی ایک عمل کی استطاعت کو تصور کیا جا سکتا ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ جو شخص مکہ میں وارد ہونا چاہتا ہے اس پر واجب ہے کہ احرام باندھ کر وارد ہو اور احرام کے لئے عمرہ یا حج کی نیت کرے اور اگر حج کا وقت نہیں ہے اور وہ مکہ میں وارد ہونا چاہتا ہے تو واجب ہے کہ عمرۂ مفردہ انجام دے۔ اس حکم سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جس کے احرام کو ایک ماہ نہ گزرا ہو کہ اس صورت میں احرام باندھنا اس کے لئے لازم نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ عمرہ کی تکرار حج کی تکرار کے مانند مستحب ہے اور دو عمرہ کے درمیان کوئی معین فاصلہ شرط نہیں ہے لیکن احتیاط کی بنا پر ہر دو ماہ میں صرف

ایک بار عمرہ بجالاسکتا ہے لیکن اگر دوسرے کے لئے عمرہ بجالانا ہو تو ہر شخص کے لئے ایک عمرہ بجالانا جائز ہے۔

حج کے اقسام

حج اسلام کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ حج تمتع۔

۲۔ حج قران۔

۳۔ حج افراد۔

حج تمتّع ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جو مکہ سے اڑتالیس (۴۸) میل یعنی سولہ (۱۶) فرسخ (یا اس سے زیادہ) دور رہتے ہوں۔ "حجِ قران" اور حج افراد، ان لوگوں پر واجب ہوتا ہے جو مکہ سے نزدیک ہوں یا مکہ میں رہتے ہوں۔

حجّ مفردہ اور عمرۂ مفردہ کی صورت

﴿مسئلہ۱﴾ جو شخص وقت کی تنگی کی وجہ سے عمرۂ تمتع نہیں بجالاسکتا وہ حج افراد

(حج مفردہ) کی نیت کرے اور اسی عمرۂ تمتع کے احرام کے ساتھ، جسے حج افراد سے بدلا ہے عرفات جائے اور تمام حاجیوں کی طرح وقوف کرے، اس کے بعد مشعر جاکر وقوف کرے پھر منیٰ جائے۔ اور قربانی کے علاوہ، جو اس پر واجب نہیں ہے، منیٰ کے اعمال بجالائے۔ اس کے بعد مکہ جائے اور طوافِ زیارت، نمازِ طواف، سعی و طواف نساء اور نمازِ طوافِ نساء بجالائے اس کے بعد احرام سے خارج ہوگا۔ پھر منیٰ جاکر بیتوتہ کرے اور ایام تشریق کے اعمال تمام حاجیوں کی طرح بجالائے۔ پس حج افراد کا طریقہ بالکل حج تمتع کی طرح ہے۔ صرف ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ حج تمتع میں قربانی کرنا ہوگی اور حج افراد میں قربانی واجب نہیں ہے لیکن مستحب ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ جس نے حج تمتع کو حجِ افراد سے بدل دیا وہ حج کے بعد عمرۂ مفردہ کو یوں بجالائے گا کہ نزدیک ترین میقات کی طرف جائے اور افضل یہ ہے کہ ''جعرانہ'' ''حدیبیہ'' ''یا تنعیم'' سے جو مکہ سے سب سے زیادہ نزدیک ہے احرام باندھے اور مکہ آئے۔ طواف کرے، نمازِ طواف پڑھے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، تقصیر کرے یا سر منڈائے، پھر طواف نساء بجالائے اور نمازِ

طواف پڑھے۔

حجِّ تمتّع کی اجمالی صورت

معلوم ہونا چاہئے کہ حجِّ تمتّع دو عمل سے مرکب ہے: ایک عمرۂ تمتّع، دوسرا حجِ تمتّع۔ عمرۂ تمتّع حج پر مقدم ہے یعنی حجِ تمتّع سے پہلے بجالایا جاتا ہے۔

عمرۂ تمتّع کے پانچ جزو ہیں:

۱- احرام۔

۲- طواف کعبہ۔

۳- نماز طواف۔

۴- صفا و مروہ کے درمیان سعی۔

۵- تقصیر، یعنی کچھ بال یا ناخن کاٹنا۔

اور جب مُحرِم ان اعمال سے فارغ ہو جاتا ہے تو جو چیزیں احرام باندھنے سے اس پر حرام ہو گئی تھیں، حلال ہو جاتی ہیں۔

حجِّ تمتّع میں تیرہ عمل ہیں:

۱- مکہ میں احرام باندھنا۔

۲-عرفات میں وقوف (ٹھہرنا)۔

۳-مشعر الحرام میں وقوف۔

۴-منیٰ میں جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔

۵-منیٰ میں قربانی کرنا۔

۶-منیٰ میں سر منڈانا یا تھوڑے سے بال یا ناخن کاٹنا۔

۷-مکہ میں طوافِ زیارت۔

۸-دو رکعت نماز طواف۔

۹-صفا و مروہ کے درمیان سعی۔

۱۰-طوافِ نساء۔

۱۱-دو رکعت نماز طواف نساء۔

۱۲-منیٰ میں گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں راتوں میں بیتوتہ کرنا (شب بسر کرنا)۔

۱۳-گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو دن میں تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

اور جو افراد تیرہویں شب کو بھی منیٰ میں رہے ہیں وہ تیرھویں تاریخ کے دن کو بھی تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماریں گے۔

﴿مسئلہ۱﴾ حج کے مہینوں میں عمرۂ تمتع سے پہلے عمرۂ مفردہ بجالانا جائز ہے اور اس مسئلہ میں ''صرورہ'' اور غیر ''صرورہ'' میں کوئی فرق نہیں ہے (یعنی انسان کا پہلا حج ہو یا کئی حج کر چکا ہو اس میں کوئی فرق نہیں ہے)۔

﴿مسئلہ۲﴾ احتیاط یہ ہے کہ دو عمرہ کے درمیان جنھیں انسان اپنے لئے بجالا رہا ہو ایک ماہ سے کم کا فاصلہ نہ ہو چنانچہ اگر دوسرا عمرہ نیابتی ہے تو انسان اس کی اجرت لے سکتا ہے۔ اور اگر منوب عنہ پر عمرۂ مفردہ واجب رہا ہو تو یہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

باب اوّل

عمرۂ تمتع کے اعمال

فصل اول

جائے احرامِ عمرۂ تمتّع (میقات)

عمرۂ تمتّع کے لئے احرام باندھنے کی جگہ جسے میقات کہتے ہیں، ان راستوں کے بدلنے سے مختلف ہوتی ہے جن سے حاجی مکہ جاتے ہیں اور وہ پانچ جگہیں ہیں:

اول: **مسجد شجرہ**، جسے ذوالحلیفہ کہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ منورہ سے مکّہ مکرّمہ جاتے ہیں۔

﴿مسئلہ ۱﴾ بصورت ضرورت احرام کو مسجد شجرہ سے اہلِ شام کے میقات یا اس کے محاذی تک تاخیر دینا جائز ہے۔

﴿مسئلہ ۲﴾ جو لوگ مدینہ منورہ سے مکۂ مکرّمہ کی طرف جاتے ہیں ان کے

لئے مسجد شجرہ سے باہر احرام باندھنا کافی نہیں ہے اور واجب ہے کہ وہ مسجد کے اندر محرم ہوں۔

﴿مسئلہ۳﴾ مجنب شخص اور حائض عورت مسجد سے گزرنے کی حالت میں احرام باندھ سکتے ہیں، مسجد میں ٹھہریں نہیں۔

دوّم: وادی عقیق، جس کے ابتدائی حصے کو''مسلخ'' درمیانی حصہ کو''غمرہ''اور آخری حصّہ کو''ذات عرق'' کہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو عراق اور نجد کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہیں۔

سوّم: قرن المنازل۔ یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو طائف کی طرف سے مکہ جاتے ہیں۔

چہارم: یلملم ۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے اور یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو یمن کی جانب سے مکہ جاتے ہیں۔

پنجم: جحفہ ۔ یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو شام کی طرف سے مکہ جاتے

ہیں۔

یہاں چند مسائل ہیں:

﴿مسئلہ۱﴾ اگر شرعی گواہی قائم ہو جائے یعنی دو شاہد عادل گواہی دیں کہ فلاں جگہ میقات ہے تو تحقیق وتفتیش اور علم حاصل کرنا لازم نہیں ہے اور اگر علم وگواہی ممکن نہ ہو تو جو لوگ ان مقامات کے بارے میں جانتے ہیں، ان سے دریافت کرنے سے حاصل شدہ ظن وگمان پر اکتفا کر سکتا ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ جب بھی کسی ایسی راہ سے جائے کہ کسی ایک میقات سے اس کا گزر نہ ہو تو اسے میقات کے محاذات سے احرام باندھنا چاہیئے۔

﴿مسئلہ۳﴾ اختیاری حالت میں جدہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے بلکہ لازم ہے کہ پانچوں میقاتوں میں سے کسی ایک میقات پر جا کر احرام باندھے مگر یہ کہ اس پر قدرت واختیار نہ رکھتا ہو۔ اس صورت میں احتیاط کی بنا پر خود جدہ میں نذر کے ذریعہ مُحرِم ہو۔

﴿مسئلہ۴﴾ محاذات سے مراد یہ ہے کہ جو شخص مکہ جا رہا ہو وہ ایسی جگہ پہنچے کہ اس کے داہنے یا بائیں ہاتھ کی سیدھ پر میقات واقع ہو، اس طرح کہ اگر وہ

وہاں سے گزر جائے تو میقات اس کی پشت کی طرف مائل ہو جائے۔

﴿مسئلہ۵﴾ میقات پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں ہے اور اگر احرام باندھے تو صحیح نہیں ہے لیکن اگر نذر کرے کہ میقات سے پہلے احرام باندھے گا تو جائز ہے اور وہیں مُحرِم ہو۔ مثلاً اگر یہ نذر کرے کہ "قم" سے محرِم ہوگا تو واجب ہے کہ اس پر عمل کرے۔

﴿مسئلہ٦﴾ اختیاری طور پر جائز نہیں ہے کہ احرام کو میقات کے بعد باندھے۔ چنانچہ اگر بھولے سے یا لاعلمی یا کسی اور عذر کی بنا پر احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا ہے تو اگر میقات واپس آ سکتا ہے تو واپس ہو، میقات سے احرام باندھے اور اگر میقات کی طرف پلٹ نہیں سکتا اور حرم میں داخل ہو گیا ہے تو حرم سے باہر کی طرف پلٹ جائے اور احتیاط واجب کی بنا پر جس قدر ہو سکتا ہو خود کو میقات سے نزدیک کر کے احرام باندھے اور اگر وقت کی تنگی وغیرہ کی وجہ سے حرم سے باہر بھی نہیں جا سکتا تو حرم کے اندر اسی جگہ سے جہاں عذر برطرف ہوا احرام باندھے۔

﴿مسئلہ۷﴾ اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو وقت تنگ نہ ہونیکی

صورت میں واپس پلٹنا واجب ہے اور اسی میقات سے جہاں سے گزر گیا تھا احرام باندھے، چاہے دوسرا میقات آگے ہو یا نہ ہو۔

میقات کے متفرّق مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ واجب ہے کہ خود مسجد شجرہ سے احرام باندھا جائے ،اس کے اطراف یا اردگرد سے نہیں۔

﴿مسئلہ۲﴾ اگر عورت میقات میں حائض ہو اور اسے یقین ہو کہ عمرۂ تمتع وقت کے اندر انجام نہیں دے سکتی تو حج افراد کی نیت کرے اور (اعمال) حج تمام کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے۔

﴿مسئلہ۳﴾ اگر انسان مکہ میں ہو اور عمرۂ تمتع بجالانا چاہے نیز کسی وجہ سے میقاتِ عمرۂ تمتع جانے سے معذور ہو تو لازم ہے حرم کے باہر جائے اور وہاں سے مُحرِم ہو اور نزدیک ترین میقات (ادنیٰ الحل) سے احرام باندھنا کافی ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ جدہ میں ایرانی اور غیر ایرانی کارکنوں کے لئے عمرۂ تمتع اور عمرۂ

مفردہ کا میقات وہی مشہور میقات ہیں اگر چہ نذر کے ذریعہ جدہ سے احرام باندھنے کا جواز بعید نہیں ہے، لیکن احتیاط یہ ہے کہ ان ہی میقاتوں سے احرام باندھا جائے۔

﴿مسئلہ۵﴾ قافلوں کے خدمت گار جو مکہ جانا چاہتے ہیں اور اس کے بعد انہیں مکہ سے خارج بھی ہونا ہے، وہ بنابر احتیاط، عمرۂ تمتع انجام نہ دیں بلکہ مکہ میں وارد ہونے کے لئے ان مشہور میقاتوں میں سے کسی ایک میقات پر جائیں اور وہاں عمرۂ مفردہ کے لئے مُحرِم ہوں، ''ادنیٰ الحل'' ان لوگوں کا میقات نہیں ہے۔ اور عمرۂ مفردہ کے اعمال انجام دینے کے بعد وہ مکہ سے خارج ہو سکتے ہیں پھر دوسری اور تیسری بار مکہ میں وارد ہونے کے لئے احرام واجب نہیں ہے۔ یہ افراد جب آخری مرتبہ مکہ جائیں تو مشہور میقاتوں میں سے کسی ایک مثلاً مسجد شجرہ یا جحفہ جا کر عمرہ تمتع کا احرام باندھیں۔

﴿مسئلہ۶﴾ میقات سے پہلے احرام باندھنا نذر کے ذریعہ صحیح ہے لہٰذا حائض عورتیں جو مسجد میں داخل ہونے سے شرعی طور پر معذور ہیں، مدینہ میں نذر کے ذریعہ عمرہ کا احرام باندھ سکتی ہیں۔ اس صورت میں ان کا مسجد شجرہ

جانا لازم نہیں ہے اور اگر شوہر موجود ہے تو عورت کی نذر شوہر کی اجازت سے ہونی چاہئے۔

﴿مسئلہ ۷﴾ جحفہ میں میقات مسجد سے مخصوص نہیں ہے۔ حاجی جحفہ میں جس جگہ سے بھی چاہے احرام باندھ سکتا ہے۔

﴿مسئلہ ۸﴾ عمرۂ تمتع اور حج کے مابین مکہ سے خارج ہونا جائز نہیں ہے مگر کسی حاجت یا ضرورت سے۔ اس صورت میں بھی احتیاط یہ ہے کہ حج کا احرام باندھ کر مکہ سے باہر جائیں، مگر یہ کہ مُحرِم ہونا کسی حرج کا باعث ہو کہ اس صورت میں وہ احرام کے بغیر مکہ سے خارج ہوسکتا ہے، بہر حال مکہ سے خارج ہونا حج کے لئے مضر ثابت نہیں ہوتا اور قافلوں کے خدمت گار وغیرہ عمرۂ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ وارد ہوسکتے ہیں اور عمرۂ تمتع اس وقت بجالائیں جب اس کے بعد صرف عرفات جانے کیلئے مکہ سے خارج ہوں۔

﴿مسئلہ ۹﴾ جو شخص جدہ سے مُحرِم ہوکر عمرۂ تمتع کے اعمال بجالایا ہے اگر میقات جانے سے معذور نہیں تھا اور ابھی عمرۂ تمتع انجام دینے کا وقت ہے تو وہ میقات جا کر مُحرِم ہو اور عمرۂ تمتع کا اعادہ کرے۔

﴿مسئلہ۱۰﴾ حج تمتّع انجام دینے کے بعد اگر کوئی شخص مکہ سے خارج ہوا اور دوبارہ واپس آنا چاہے، اس صورت میں اگر عمرۂ تمتّع کے احرام کو ایک ماہ نہ گزرا ہو تو دوبارہ محرم ہونا لازم نہیں ہے وہ احرام کے بغیر مکہ میں وارد ہوسکتا ہے۔

﴿مسئلہ۱۱﴾ جس شخص نے عمرۂ مفردہ انجام دیا ہے وہ ایک ماہ سے کم کی مدت میں احرام کے بغیر میقات سے گزر سکتا ہے۔

﴿مسئلہ۱۲﴾ شوہر کی عدم موجودگی میں میقات سے پہلے احرام باندھنے کے لئے عورت کی نذر شوہر کی اجازت پر موقوف نہیں ہے۔ لیکن شوہر کی موجودگی میں احتیاط یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر نذر نہ کرے کیونکہ اگر نذر کرے گی تو منعقد نہیں ہوگی۔

﴿مسئلہ۱۳﴾ میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کرنا نائب کے لئے بھی جائز ہے۔

● س۱: ایک گروہ طائف کے راستے سے مکہ کی طرف جا رہا تھا، میقات ''قرن المنازل'' پہنچنے سے پہلے انھیں راہ ''وادی عقیق'' کی طرف بھیج دیا گیا اور قرن

المنازل جانے سے منع کر دیا گیا۔ لہٰذا وہ لوگ وادی عقیق میں مُحرِم ہوئے، ان کے احرام کی کیا صورت ہے؟

■ ج: صحیح ہے۔

● س۲: حائض عورت جو مدینہ سے مکہ کی طرف جا رہی تھی اسے یہ گمان تھا کہ وہ مسجد شجرہ میں گزرتے ہوئے احرام باندھ سکتی ہے اور اپنا فریضہ انجام دے سکتی ہے لیکن جب وہ صحن مسجد کے احاطہ میں پہنچی تو دیکھا کہ مجمع کی کثرت کی وجہ سے مسجد سے گزرنے کی حالت میں محرم نہیں ہو سکتی لہٰذا اس نے اپنے ساتھ موجود شوہر سے نذر کی اجازت لی اور مسجد سے چند قدم کے فاصلہ پر نذر کے ذریعہ احرام باندھا۔ آیا یہ عمل اس کیلئے کافی ہے یا نہیں؟

■ ج: اگر یہ یقین پیدا کرے کہ وہ میقات سے پہلے نذر کے ذریعہ مُحرِم ہوئی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

● س۳: حائض عورت اس خیال سے کہ مسجد شجرہ سے گزرنے کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہے، مسجد میں داخل ہوئی، بلا فاصلہ فوراً احرام باندھا اور تلبیہ بھی کہا اور چند قدم اس دروازے کی طرف بھی گئی جس سے نکلنا چاہتی تھی لیکن اس نے دیکھا کہ

مجمع کی وجہ سے گزر نہیں سکتی لہٰذا واپس ہوئی اور جس در سے داخل ہوئی تھی اسی سے باہر نکل گئی، اس کا احرام کیسا ہے؟

■ ج: صحیح ہے۔

● س۴: اگر انسان میقات سے نکلنے کے بعد راستہ میں متوجہ ہوا کہ اس نے تلبیہ نہیں کہا ہے یا نیت نہیں کی ہے یا کسی اور وجہ سے اس کا احرام درست نہیں ہے اور اس کے لئے میسّر نہیں ہے کہ وہیں سے میقات واپس جائے لیکن اگر مکہ آ کر اس کا واپس جانا ممکن ہے تو کیا ایسے میں وہ مکہ آ کر میقات واپس جائے گا؟ یا پھر اسی جگہ سے مُحرِم ہو جائے؟

■ ج: اگر وہ میقات واپس جا سکتا ہے چاہے مکہ ہی سے جائے تو عمل واجب کیلئے میقات کے علاوہ کسی دوسری جگہ سے محرم نہیں ہو سکتا۔ لیکن مکہ میں داخل ہونے کے لئے ''ادنیٰ الحل'' سے عمرۂ مفردہ کی نیت سے مُحرِم ہو اور اعمال بجالانے کے بعد کسی ایک میقات پر جائے اور عمرۂ تمتع کا احرام باندھے۔

فصل دوّم

واجباتِ احرام

واجبات احرام تین ہیں:

اوّل: نیت۔ یعنی انسان جب احرام باندھنا چاہے تو عمرۂ تمتع کی نیت کرے۔

﴿مسئلہ ا﴾ عمرہ، حج اور اس کے دیگر اجزاء عبادات میں سے ہیں اور انھیں خداوند عالم کی اطاعت میں خالص نیت کے ساتھ بجالانا چاہئے اور کسی ایسے عمل کے انجام دینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو جو احرام کو باطل کر دیتا ہے۔

دوّم: تلبیہ۔ یعنی لبیک کہنا اور اتنا کہنا کافی ہے:

''لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْک، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْک''

اگراسی مقدار پر اکتفا کرے تو محرم ہوگیا اور اس کا احرام صحیح ہے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مذکورہ چار "لَبَّیْک" زبان پر جاری کرنے کے بعد یہ بھی کہے: "اِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْک" اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو مذکورہ جملہ کے بعد یہ بھی کہے: "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیک اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیک"۔

﴿مسئلہ۱﴾ لبیک کہنا ایک مرتبہ سے زیادہ واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ لبیک کی واجبی مقدار اگر یاد نہ کرسکتا ہو یا یاد کرنے کا وقت نہ ہو اور کسی کے دہرانے پر بھی نہ کہہ پاتا ہو تو جس طرح بھی کہہ سکتا ہو کہے اور احتیاط واجب کی بنا پر کسی کو اپنا نائب بھی بنائے۔

﴿مسئلہ۳﴾ واجب ہے کہ عمرۂ تمتع کا تلبیہ مکہ کی آبادی دکھائی دینے کے بعد اور حج کا تلبیہ روز عرفہ کے زوال کے وقت کہنا بند کردیں۔

سوّم: مردوں کیلئے احرام کے دوجامہ پہننا۔ ایک "لنگی" ہے اور دوسری "چادر" جسے دوش پر ڈال لیں۔

﴿مسئلہ ۱﴾ احتیاط واجب یہ ہے کہ یہ دونوں جامے احرام کی نیت اور لبیک کہنے سے پہلے پہنے اور اگر لبیک کہنے کے بعد پہنا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ لبیک دوبارہ کہے۔

﴿مسئلہ ۲﴾ ضروری نہیں ہے کہ لنگی ناف اور زانو کو ڈھانکے۔ اتنا ہی کافی ہے کہ عام اور عادی طرح کی ہو۔

﴿مسئلہ ۳﴾ احرام کا لباس پہننے میں احتیاط واجب یہ ہے کہ نیت کرے اور امرالٰہی اور اطاعت کا قصد کرے۔

﴿مسئلہ ۴﴾ ان دو جاموں میں شرط یہ ہے کہ ان میں نماز صحیح ہو، پس ریشم کا لباس نیز غیر ماکول اور ایسا نجس لباس جس میں نماز نہ ہو سکتی ہو کافی نہیں ہے۔ لازم ہے کہ جس لباس کو لنگی قرار دے اتنا نازک نہ ہو جس سے بدن ظاہر ہو۔

﴿مسئلہ ۵﴾ عورت کے احرام کا لباس خالص ریشم کا نہیں ہونا چاہئے۔

﴿مسئلہ ۶﴾ مذکورہ دو جامے جنھیں مُحرِم پہنے، مردوں سے مخصوص ہیں لیکن عورت خود اپنے ہی لباس میں، چاہے وہ جیسا ہو محرم ہو سکتی ہے۔ چاہے وہ سلا ہو یا نہ ہو، ہاں خالص ریشم کا نہ ہو، جیسا کہ ذکر ہو چکا۔

﴿مسئلہ۷﴾ اگر جامۂ احرام کھال یا نائلون وغیرہ کا ہوتو اگر عرف میں اسے جامہ یا لباس کہا جاتا ہو اور رائج ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۸﴾ لازم نہیں ہے کہ جامہء احرام بُنا ہوا ہو بلکہ اگر ''نمد'' کی مانند مالیدہ شدہ ہو اور اسے جامہ کہا جاتا ہو اور رائج ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۹﴾ اگر احرام پہنتے وقت جان بوجھ کر اور عمداً سلا ہوا لباس نہ اتارے تو اس کے احرام میں اشکال ہے۔

﴿مسئلہ۱۰﴾ احرام کے لباس میں لنگی کو گردن میں باندھنا جائز نہیں ہے لیکن اسے گرہ وغیرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

احرام کے متفرّق مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ دیوانہ کا کوئی فریضہ نہیں ہے، اس پر احرام واجب نہیں ہے اور اگر وہ احرام کے بغیر مکہ میں وارد ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ جو شخص تلبیہ غلط کہے اور اعمال حج بجالائے، چنانچہ اگر یہ جان بوجھ کر کیا تھا، تو اس کے اعمال صحیح نہیں ہیں اور اگر عمداً نہیں تھا بلکہ بھولے سے

یالاعلمی کی بنا پر کیا تھا تو اس کے عمل کا صحیح ہونا بعید نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ اگر کوئی تلبیہ غلط کہے اور وقوفین (یعنی عرفات اور مشعر کے وقوف) کے بعد اور اعمال حج تمام ہونے سے پہلے سمجھ جائے کہ صحیح صورت میں مُحرِم نہیں ہوا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ اس وقت متوجہ ہوا کہ اب جبران نہیں کر سکتا تو اس کے عمل کا صحیح ہونا بعید نہیں ہے، لیکن احتیاط یہ ہے کہ اس حج پر اکتفا نہ کی جائے۔

فصل سوم

محرمات احرام

جو چیزیں مُحرِم پر حرام ہوتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱-صحرا میں جنگلی جانور کا شکار کرنا، مگر اس صورت میں کہ اس سے آزار پہنچنے کا خوف ہو (یعنی اس صورت میں حرام نہیں ہے)۔

۲-عورت سے جماع کرنا، اس کا بوسہ لینا، دست بازی وملاعبت کرنا، اور شہوت سے دیکھنا بلکہ کسی بھی طرح کی لذت اٹھانا۔

﴿مسئلہ ۱﴾ بیوی کا بوسہ لینے کا کفارہ، اگر شہوت کے ساتھ ہو تو ایک شتر ہے اور اگر شہوت کے بغیر ہو تو ایک گوسفند اور بظاہر بیوی کے علاوہ ماں یا بیٹی کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے اور اس کا کفارہ بھی نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ مشعر الحرام میں وقوف کے بعد اور طواف نساء تمام ہونے سے پہلے اگر ہمبستری کی ہو، تو حج صحیح ہے فقط کفارہ دینا ہوگا لیکن اگر طواف نساء کے بعد ہو تو کفارہ بھی نہیں ہے اور اثنائے طواف نساء میں یا آدھے طواف سے گزر جانا تمام طواف کے حکم میں ہے یا پانچویں شوط سے گزرنا اس میں فقہا کے درمیان بحث ہے جو مبتلا بہ نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ احرام کی حالت میں ملاعبہ جو منی نکلنے کا باعث ہو اس کا کفارہ ایک شتر ہے۔

۳- اپنے لئے یا دوسرے کے لئے عورت سے عقد کرنا، چاہے وہ احرام میں ہو یا نہ ہو اور مُحِل ہو۔

۴- استمناء یعنی منی خارج کرنا، ہاتھ سے یا کسی اور ذریعہ سے۔

﴿مسئلہ۱﴾ جو شخص بھولے سے یا حکم سے لاعلم ہونے کی صورت میں استمناء کرے تو اس کا کفارہ نہیں ہے۔ اسے چاہئے کہ استغفار کرے اور اگر جانتے ہوئے اور عمداً ہو تو اس کا کفارہ ایک شتر ہے۔ اگر وہ شتر نہ دے سکے تو ایک گوسفند کی قربانی کافی ہے۔ اس کے علاوہ اگر استمناء خودکاری کے ذریعہ ہو

اور مزدلفہ سے پہلے ہو تو لازم ہے کہ حج کو تمام کردے اور آئندہ سال دوبارہ حج بجالائے اور اگر استمناء اپنی بیوی کے ذریعہ ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اس کے بعد بھی یہی عمل انجام دے (یعنی حج تمام کردے اور آئندہ سال دوبارہ حج کرے)۔

۵-عطریات یعنی خوشبو کا استعمال مثلاً مشک، زعفران، کافور، عود وعنبر بلکہ مطلق طور سے ہر قسم کا عطر لگانا۔

﴿مسئلہ ۱﴾ احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر وہ معطّر وخوشبودار چیز جسے عطر نہیں کہتے نہ سونگھی جائے۔

﴿مسئلہ ۲﴾ ایک وقت میں کئی مرتبہ خوشبو کا استعمال اس حد تک جسے عرفاً ایک بار کا استعمال سمجھا جائے کفارہ کی تعداد نہیں بڑھاتا۔ دوسری صورت میں بظاہر جتنی بار خوشبواستعمال کی ہو اتنا کفارہ دے گا۔

احتیاط واجب کی بنا پر خوشبو استعمال کرنے کا کفارہ ہے۔

۶-مردوں کے لئے سلی ہوئی چیز قمیص، بنیان، قبا، جاکٹ، کوٹ وغیرہ اسی طرح بٹن دار یا بُنے ہوئے لباس کا پہننا، چاہے سلا ہوا نہ ہو۔

﴿مسئلہ۱﴾ اگر مذکورہ بالا قسم کے لباس کی ضرورت پیش آئے تو انھیں پہننا جائز ہے لیکن بنا بر احتیاط کفارہ دینا ہوگا۔

﴿مسئلہ۲﴾ عورتوں کے لئے سلا ہوا لباس جس قدر وہ پہننا چاہتی ہیں جائز ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ ہمیان (سلی ہوئی چھوٹی تھیلی جو کمر میں باندھی جاتی ہے)، کمر بند اور دیگر سلی ہوئی چھوٹی چیزیں جو لباس نہیں کہی جاتیں پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ اگر احرام کا حاشیہ سلا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۷- کالے رنگ کا سرمہ لگانا جس سے زینت ہو چاہے زینت کا قصد نہ کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مطلق طور سے ہر اس سرمہ سے پرہیز کیا جائے جس سے زینت ہو۔

﴿مسئلہ۱﴾ سرمہ لگانے کی حرمت صرف عورتوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ مردوں کے لئے بھی حرام ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ سرمہ لگانے میں کفارہ نہیں ہے۔

۸- آئینہ دیکھنا

﴿مسئلہ۱﴾ عینک یا چشمہ لگانا اگر زینت نہ ہوتو کوئی حرج نہیں لیکن اگر زینت شمار ہوتو بنا بر احتیاط جائز نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ زینت کے ارادے کے بغیر آئینہ دیکھنا، جیسے ڈرائیوں وغیرہ کا گاڑیوں کے آئینہ میں دیکھنا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ اگر آئینہ کو دیکھے تو احتیاط واجب کی بنا پر ''لبیک'' کہے۔

۹-موزے، چمڑے کے جوتے ریشم کے بنے ہوئے جوتے وغیرہ پہننا۔

﴿مسئلہ۱﴾ یہ حکم مردوں سے مخصوص ہے عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ پاؤں کے اوپری حصّے کو ڈھانکنے کی حرمت کے سلسلے میں قدر مسلّم جوتے اور موزے وغیرہ پہننا ہے، نہ کہ ہر وہ چیز جو پاؤں کے اوپری حصہ کو چھپاتی ہے۔ بہر حال اگر مُحرِم ان چیزوں کو پہننے پر مجبور ہوتو احتیاط یہ ہے کہ اس کے اوپری حصہ کو پھاڑ دے۔

﴿مسئلہ۳﴾ پاؤں کا اوپری حصّہ ڈھکنے والی چیز پہننے کا کفارہ نہیں ہے۔

۱۰-فسوق ہے اور یہ صرف جھوٹ بولنے سے مخصوص نہیں ہے بلکہ گالیاں

دینا اور دوسروں سے فخر کا اظہار کرنا بھی فسوق ،اور حرام ہے، چاہے دوسروں کی اہانت اور گالی دینا اس میں شامل نہ ہو۔

۱۱-جدال ہے اور وہ لا و اللہ یابلی و اللہ کہنا ہے۔کلمہ ''لا'' اور ''بلی'' اور تمام زبانوں میں اس کے مرادف الفاظ مثلاً ''ہاں'' یا ''نہیں'' جدال میں شامل نہیں ہے بلکہ بات کو ثابت یا رد کرنے کے لئے قسم کھانا جدال ہے۔

۱۲-ان جانداروں کو مارنا جو انسان کے جسم پر ہوں مثلاً جوں، چیلر وغیرہ یا کلنی وغیرہ جو جانوروں کے جسم میں رہتی ہے۔

۱۳-زینت کے لئے انگوٹھی پہننا۔ اگر استحباب کی غرض سے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۱﴾ اگر انگھوٹھی نہ زینت کی غرض سے پہنے اور نہ استحباب کی نیت سے بلکہ کسی خاصیت کے لئے پہنے تو بھی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ مُحرِم کا زینت کے لئے حنا ''مہندی'' لگانا حرام ہے اور اگر زینت ہو جائے ، چاہے اس کا قصد وارادہ نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے ترک کیا جائے۔

﴿مسئلہ۳﴾ انگوٹھی پہننے اور مہندی لگانے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۱۴- زینت کی غرض سے عورتوں کا زیور پہننا۔

﴿مسئلہ۱﴾ اگر زیور زینت ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے ترک کرے چاہے زینت کا ارادہ نہ رکھتی ہو۔

﴿مسئلہ۲﴾ جن زیورات کو وہ احرام سے پہلے پہننے کی عادی تھی لازم نہیں ہے کہ انھیں احرام کیلئے اتارے۔

﴿مسئلہ۳﴾ جن زیوروں کو وہ پہننے کی عادی تھی اسے احرام کی حالت میں مردوں کو نہ دکھائے حتیٰ اپنے شوہر کو بھی۔

﴿مسئلہ۴﴾ زیور پہننا حرام ہے لیکن اس کا کفارہ نہیں ہے۔

۱۵- بدن پر روغن ملنا۔

﴿مسئلہ۱﴾ زینت اور اعضاء کے نرم ہونے کی غرض سے بدن یا بالوں میں روغن لگانا جائز نہیں ہے، چاہے اس میں خوشبو نہ ہو۔

﴿مسئلہ۲﴾ اگر روغن میں خوشبو نہ ہو تو اسے ملنے پر کفارہ نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ اگر روغن میں خوشبو ہو پھر بھی کفارہ نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ

ایک گوسفند کفارہ دے۔

۱۶-اپنے بدن کے بال مونڈنا، کترنا یا صاف کرنا یا کسی دوسرے کے بدن سے بال اتارنا چاہے وہ مُحرِم ہو یا مُحِل۔

﴿مسئلہ۱﴾ اگر وضو یا غسل کے علاوہ کسی اور وقت اپنا ہاتھ سر یا صورت پر پھیرے اور بال گر پڑے تو احتیاط یہ ہے کہ ایک مٹھی گیہوں یا آٹا وغیرہ دے، اگرچہ اس احتیاط کا وجوب معلوم نہیں۔

۱۷-مرد کا ہر اس چیز سے سر کو ڈھانکنا، جس سے سر ڈھک جائے۔

﴿مسئلہ۱﴾ احتیاط کی بنا پر سر ڈھکنے کے عوض ایک گوسفند قربانی کرے۔ بعضِ سر (ڈھانکنا) تمام سر کا حکم نہیں رکھتا لیکن اس صورت میں کہ عرفاً یہ بات صادق آئے کہ اس نے سر ڈھانک رکھا ہے جیسے چھوٹی سی ٹوپی سر پر رکھے جو سر کے بیچ کے حصہ کو ہی ڈھانکتی ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ احتیاط یہ ہے کہ جتنی مرتبہ سر ڈھکے اتنی مرتبہ کفارہ ادا کرے۔

﴿مسئلہ۳﴾ تمام سر کو پانی کے اندر لے جانا جائز نہیں لیکن سر کے بعض حصہ کو پانی میں لے جانے کی حرمت معلوم نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ پورے سر کو پانی کے اندر ڈبونے کا کفارہ احتیاطاً ایک گوسفند دے۔
﴿مسئلہ۵﴾ تولیہ یا کسی اور چیز سے سر کو خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر یہ کہ تولیہ کو پورے سر پر ڈالے اور اس سے سر خشک کرے۔
﴿مسئلہ۶﴾ سر درد کی وجہ سے سر پر رومال باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۸-عورت کا اپنے چہرہ کو نقاب، روبند یا برقع کے ذریعہ چھپانا۔

﴿مسئلہ۱﴾ عورتوں کا اپنے چہرہ کو اس طرح چھپانا جیسے وہ عادتاً پردہ کرتی ہیں حرام ہے، لیکن صورت کے اوپری یا نیچے یا دائیں بائیں کے گوشوں کو اس طرح ڈھکنا کہ اس سے صورت کا چھپانا صادق نہ آئے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چاہے نماز میں ہو یا عام حالات میں۔
﴿مسئلہ۲﴾ (رخ پر) نقاب ڈالنے یا کسی بھی طرح سے چہرہ چھپانے پر کفارہ لازم نہیں ہے۔
﴿مسئلہ۳﴾ عورتوں کے لئے دستانہ پہننا حرام ہے۔

۱۹-مرد کا اپنے سر کے اوپر سایہ قرار دینا۔

﴿مسئلہ۱﴾ مردوں کو اپنے سر پر سایہ قرار دینا جائز نہیں ہے، عورتوں اور بچوں

کے لئے جائز ہے اور اس کا کفارہ بھی نہیں۔

﴿مسئلہ۲﴾ سر کے اوپر سایہ قرار دینے کی حرمت اس حالت سے مخصوص ہے جب انسان راستہ طے کر رہا ہو لیکن جس وقت وہ کہیں ٹھہرا، منیٰ میں ہو یا کہیں اور وہاں زیر سایہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اپنے اوپر چھتری وغیرہ لگانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن چلنے کی حالت میں، جیسے، مکہ میں اپنی قیامگاہ سے مسجد الحرام تک، یا منیٰ میں اپنے خیمہ سے قربانگاہ یا رمی جمرات تک احتیاط کی بنا پر زیر سایہ سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ سفر کرتے وقت اپنے اوپر سایہ قرار دینے کی حرمت میں کوئی فرق نہیں ہے، چاہے انسان چھت دار محمل میں ہو یا چھت دار گاڑی میں، ہوائی جہاز میں ہو یا پانی کے جہاز میں چھت کے نیچے ہو۔ لیکن ثابت سائبان مثلاً پل اور سرنگ (ٹنل) سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ سفر کرتے وقت محمل کے پہلو، دیوار کے سایہ اور کار (یا بس) کے پہلو (کی دیوار) کے سایہ سے استفادہ کرنا جائز ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ اسے ترک کیا جائے۔

﴿مسئلہ۵﴾ سفر کرتے وقت شب میں چھت کے نیچے بیٹھنا خلاف احتیاط ہے اگر چہ اس کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔ اس بنا پر محرم کا ان چھت دار گاڑیوں اور ہوائی جہازوں میں بیٹھنا بعید نہیں ہے، جو رات میں حرکت کرتے ہیں۔ لیکن برسات کی راتوں میں اور سرد راتوں میں احتیاط ترک نہ کی جائے، مگر یہ کہ یہ احتیاط حرج کی اس حد تک پہنچ جائے جو اس فریضہ کو ساقط کر دے۔

﴿مسئلہ۶﴾ جو لوگ پانی کے جہاز پر سوار ہوتے ہیں وہ احرام کی حالت میں چھت کے نیچے نہ جائیں لیکن جہاز کی دیوار کے کنارے جو سایہ ہوتا ہے بظاہر وہاں بیٹھنا جائز ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

﴿مسئلہ۷﴾ سفر کی حالت میں زیر سایہ جانے کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

﴿مسئلہ۸﴾ جو لوگ حج کے لئے مسجد الحرام میں مُحرِم ہوتے ہیں جب تک عرفاً گھر میں اور مکہ میں ہیں اور مکہ سے نکلنے کے لئے سفر کی حالت میں نہیں ہیں سایہ میں جا سکتے ہیں۔

﴿مسئلہ۹﴾ جو لوگ مسجد تنعیم سے مُحرِم ہوتے ہیں چونکہ تنعیم مکہ کا حصہ ہو گیا

ہے اور مکہ منزل ہے لہٰذا ان کے لئے سایہ میں جانا کسی حرج کا باعث نہیں ہے۔

۲۰-اپنے بدن سے خون نکالنا۔

﴿مسئلہ۱﴾ بدن سے خون نکالنے کا کفارہ نہیں ہے۔ اگرچہ ایک گوسفند قربانی کرنا احتیاط کے مطابق ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ (جسم کی) کھال کھجلانا، مسواک یا برش کرنا اور ہر وہ کام کرنا جو خون نکلنے کا باعث ہو، احرام کی حالت میں جائز نہیں ہے، لیکن دوسرے کے بدن سے خون نکالنا اپنے بدن سے خون نکالنے کے حکم میں نہیں ہے۔

۲۱-ناخن کاٹنا۔

﴿مسئلہ۱﴾ اگر ہاتھوں کے تمام ناخن کاٹے اور پیروں کے دس سے کم تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کا کفارہ نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ احرام کی حالت میں انجکشن لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر بدن سے خون نکلنے کا باعث ہوتا ہو تو انجکشن نہ لگوائے۔ ہاں اگر حاجت وضرورت ہو تو لگوائے، بہرصورت کفارہ نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ محرِم جب مکہ پہنچ گیا، چاہے وہ شہر کے جدید محلوں میں پہنچا ہو جو مسجد الحرام سے دور ہیں تو اب وہاں سے مسجد الحرام جانے کے لئے چھت دار کاروں اور گاڑیوں میں سوار ہوسکتا ہے یا سایہ میں راہ طے کرسکتا ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ صابن اور بعض شیمپو اگر ان میں خوشبو ہو تو ان کے استعمال سے احتیاط واجب کی بنا پر پرہیز کریں۔ دوسری صورت میں (ان کے استعمال میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

● س۱: بعض لوگوں کو پسینہ کی وجہ سے بدن میں سوزش ہوتی ہے جس کیلئے انہیں ایسا مرہم لگانا ضروری ہے جس میں چربی ہوتی ہے۔ کیا مُحرِم اپنے بدن پر یہ مرہم مل سکتا ہے یا نہیں؟

■ ج: نہیں مل سکتا، ہاں مگر جب ضروری ہو، لیکن اس کا کفارہ نہیں ہے، چاہے ضرورت نہ بھی ہو، مگر یہ کہ اس میں خوشبو ہو، اس صورت میں احتیاط مستحب کی بنا پر اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

● س۲: کیا سایہ میں پناہ لینے کا ربط سر پر سایہ پڑنے سے ہے یا اگر صرف شانہ پر سایہ پڑے تو بھی سایہ میں جانا صادق آئے گا؟

■ ج: صادق نہیں آئے گا۔

● س۳: اگر کوئی ناخن کاٹے گا تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

■ ج: ناخن کاٹے تو ایک گوسفند ہاتھ کے ناخن کے لئے اور پیروں کے ہر ناخن کیلئے ایک مد طعام دینا ہوگا۔ اسی طرح اگر پیروں کے تمام ناخن کاٹے اور ہاتھوں کے دس سے کم ناخن کاٹے تو پیروں کے ناخنوں کے لئے ایک گوسفند اور ہاتھ کے ہر ناخن کے عوض ایک مد طعام دے گا۔

۲۲-خونریزی کے بغیر دانت نکالنا (یا نکلوانا) نہ حرام ہے اور نہ اس کا کفارہ ہے اور اگر دانت اکھڑوانا لازم ہو اور خونریزی کا باعث ہو تو احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ ایک گوسفند کفارہ دے۔

۲۳-حرم کی زمین میں اُگے ہوئے درخت یا گھاس اکھاڑنا۔

۲۴-اسلحہ ہمراہ رکھنا۔

محرّمات احرام کے متفرق مسائل

﴿مسئلہ ۱﴾ احرام کی حالت میں جو چیز حرام ہے وہ اپنے سر پر سایہ قرار دینا

ہے، اس بنا پر اگر گاڑی یا کار راہ میں بنے ہوئے پلوں کے نیچے سے گزرے اور محرم افراد مجبوراً پل کے نیچے سے عبور کریں یا بس اور گاڑی پیٹرول پمپ کے چھت کے نیچے ٹھہرے اور محرم افراد چھت کے سایہ میں آجائیں، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

● س۱: کیا سایہ میں جانے سے مراد صرف چھت کے نیچے جانا ہے یا یہ حکم گاڑی کے سایہ کو بھی شامل ہے؟

■ ج: شامل نہیں ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے ترک کرے۔

● س۲: کیا عرفات میں بھی منیٰ کی طرح چھتری کے سایہ میں راہ طے کی جاسکتی ہے یا عرفات کا حکم منیٰ کے حکم سے الگ ہے؟

■ ج: عرفات میں چھتری کے سایہ میں چلنا پھرنا کسی حرج کا باعث نہیں ہے۔

● س۳: کیا محرم کا مکہ سے عرفات اور منیٰ کے سفر میں سرنگ کے اندر سے گزرنا جائز ہے؟ جبکہ وہ یہ جانتا ہے کہ ایک دوسری راہ بھی موجود ہے جس میں سرنگ نہیں ہے؟

■ ج: کوئی حرج نہیں ہے۔

فصل چہارم

واجب طواف اور اس کے بعض احکام

جو شخص عمرۂ تمتع کے احرام سے مُحرِم ہوا اور مکہ معظّمہ میں داخل ہوا، عمرہ کے اعمال میں اس پر جو سب سے پہلے چیز واجب ہے وہ خانۂ کعبہ کا طواف ہے اور یہاں اس سلسلہ میں چند مسائل ہیں:

﴿مسئلہ ۱﴾ طواف سے مراد خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ چکر لگانا ہے جس کا طریقہ بعد میں ذکر ہوگا۔ ہر دور کو شوط کہتے ہیں پس طواف سات شوط کا نام ہے۔

﴿مسئلہ ۲﴾ طواف، عمرہ کے ارکان میں سے ہے اور جو شخص اسے جان بوجھ کر ترک کردے یہاں تک کہ اس کا وقت گزر جائے تو اس کا عمرہ باطل ہے

چاہے وہ مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

﴿مسئلہ۳﴾ جس نے اپنا عمرہ بغیر کسی عذر کے باطل کیا اور اسے دوبارہ بجالانے کے لئے اس کے پاس وقت نہیں تھا تو احتیاط یہ ہے کہ وہ حجِ افراد بجالائے اور اس کے بعد عمرہ انجام دے اور آئندہ سال اپنے حج کا اعادہ کرے۔

﴿مسئلہ۴﴾ طواف کے فوت ہو جانے کا وقت وہ ہے کہ جب انسان اسے اور عمرہ کے بقیہ اعمال بجالائے تو عرفات کے وقوف اختیاری تک نہیں پہنچ سکتا۔

﴿مسئلہ۵﴾ اگر بھول سے طواف ترک کر دے تو لازم ہے کہ چاہے جب بھی ہو طواف اور اس کی نماز بجالائے اور اگر اپنے گھر آ گیا ہو اور مکہ نہ جا سکتا ہو یا واپس جانا اس کے لئے مشقت کا باعث ہو تو کسی قابل اطمینان شخص کو (طواف و نماز کے لئے) اپنا نائب بنائے۔

واجباتِ طواف

پہلی قسم: جو چیزیں طواف کیلئے شرط ہیں:

۱-نیّت ،یعنی طواف کو خالص خدا کے لئے انجام دینے کے ارادے سے بجالائے۔

۲-حدث اکبر، مثلاً جنابت، حیض ونفاس سے پاک ہو اور حدثِ اصغر سے طاہر ہو یعنی باوضو ہو۔

﴿مسئلہ ۱﴾ اگر کوئی شخص حدث اکبر یا حدث اصغر کے باوجود طواف کرے تو اس کا طواف باطل ہے چاہے جان بوجھکر ہو یا غفلت سے، بھول گیا ہو یا ﴿مسئلہ نہ جانتا ہو۔

﴿مسئلہ ۲﴾ اگر طواف کے دوران حدث اصغر صادر ہو تو اگر چوتھے چکّر کے تمام ہوجانے کے بعد ہو تو طواف قطع کرے، پھر طہارت (ووضو) کرے اور جہاں سے طواف قطع کیا تھا اسے پورا کرے اور اگر چوتھے دور کا نصف حصہ تمام ہونے سے پہلے حدث عارض ہو تو واجب ہے کہ طواف چھوڑ دے اور طہارت کے بعد اس کا اعادہ کرے۔ اور اگر چوتھے شوط کے آدھے دور کے بعد اور یہ دور تمام ہونے سے پہلے عارض ہو تو بھی طواف کو قطع کرے اور طہارت کے بعد اس کا اعادہ کرے لیکن ما فی الذمہ (یعنی جو کچھ اس پر واجب

ہے) کی نیت سے بجالائے۔

﴿مسئلہ۳﴾ طواف کے دوران اگر حدث اکبر مثلاً جنابت یا حیض عارض ہوجائے تو فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے۔ پس اگر چوتھے شوط کا نصف دور تمام ہونے کے بعد عارض ہو تو غسل کے بعد طواف کا اعادہ کرے اور اگر اس کے بعد عارض ہو پھر بھی غسل کے بعد اعادہ لازم ہے لیکن مافی الذمہ کی نیت سے۔

﴿مسئلہ۴﴾ اگر طوافِ واجب کے وقت وضو یا غسل کے لئے کوئی عذر ہو تو واجب ہے کہ تیمّم کرے اور طواف بجالائے۔

﴿مسئلہ۵﴾ اگر اثنائے طواف میں شک کرے کہ اس کا وضو یا غسل ہے یا نہیں تو اگر اس کی حالت سابقہ طہارت ہے یعنی یقین ہے کہ پہلے طاہر تھا تو اسی کو استصحاب کرے یعنی طہارت کا یقین پیدا کرے اور شک پر اعتناء نہ کرے ورنہ دوسری صورت میں پہلے طہارت کرے اس کے بعد دوبارہ طواف بجالائے۔

۳-بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا۔

﴿مسئلہ۱﴾ اگر طواف کے درمیان کوئی ایسی نجاست اس کے بدن یا لباس پر لگ جائے، کہ طواف کو ترک کیے بغیر اس سے طہارت ممکن نہ ہو تو طواف کو ترک کر دے، لباس یا بدن کو پاک کرے اور فوراً واپس آ کر طواف کو پھر اسی جگہ سے اتمام تک پہنچائے، اس کا طواف صحیح ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ اگر طواف کے درمیان اپنے بدن یا لباس پر کوئی نجاست دیکھے اور اسے یہ خیال ہو کہ اسی حالت میں یہ نجاست لگی ہے تو بظاہر اس مسئلہ کا حکم وہی ہے جو اس سے پہلے کے مسئلہ میں بیان ہو چکا ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ اگر بدن یا لباس کی نجاست کو بھول جائے اور طواف کرے۔ طواف کے درمیان یا اس کے بعد اسے یاد آئے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ (طہارت کے بعد) طواف کا اعادہ کرے۔

﴿مسئلہ۴﴾ (بدن یا لباس پر لگا ہوا) جس قدر خون نماز میں معاف ہے طواف میں بھی معاف ہے۔ اور موزے، رومال، ٹوپی اور انگوٹھی وغیرہ کی طہارت شرط نہیں ہے۔

۴۔ سترِ عورت یعنی شرمگاہ کا چھپانا۔

﴿مسئلہ ا﴾ احتیاط واجب کی بنا پر طواف میں شرمگاہوں کا چھپانا شرط ہے۔

۵-ختنہ ہونا۔

﴿مسئلہ ا﴾ مردوں میں طواف کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ ختنہ شدہ ہوں اور اس حکم میں بالغ اور غیر بالغ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

دوسری قسم۔ وہ چیزیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حقیقت طواف میں داخل ہیں (یعنی خود طواف سے متعلق ہیں) اگر چہ ان میں سے بھی بعض طواف کے لئے شرط ہیں لیکن عمل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور وہ سات چیزیں ہیں:

ا-یہ کہ حجر اسود سے ابتداء کرے۔

﴿مسئلہ ا﴾ حجر اسود سے ابتداء کرنے پر لازم نہیں ہے کہ طواف کرنے والے کے تمام اجزائے بدن حجر اسود کے تمام اجزا سے عبور کریں، بلکہ واجب یہ ہے کہ انسان حجر اسود کی طرف جہاں کہیں بھی ہو اسی جگہ سے شروع کرے اور وہیں پر ختم کرے اور یقین حاصل کرنے کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ حجر اسود سے تھوڑا پہلے (طواف شروع کرنے کی) نیت کرے کہ جب حجر اسود کی

سیدھ میں پہنچے طواف شروع کردے اور جہاں سے شروع کیا ہے وہیں پر ختم ہو۔

﴿مسئلہ۲﴾ واجب یہ ہے کہ عرف میں کہا جائے کہ حجر اسود سے طواف شروع کیا ہے اور اسی پر ختم کیا ہے، چاہے حجر اسود کی ابتدا سے شروع کیا ہو یا اس کے وسط یا پھر اس کے آخر سے۔

﴿مسئلہ۳﴾ حجر اسود کے جس حصہ سے طواف شروع کرے، ساتویں دور میں وہیں طواف ختم کرے۔ پس اگر اس کی ابتدا سے شروع کیا ہے تو اسی جگہ پر ختم کرے اسی طرح اگر اس کے درمیان یا آخر سے شروع کیا ہے تو وہیں پر ختم کرے۔

﴿مسئلہ۴﴾ طواف میں اسی طرح جیسے تمام مسلمان طواف کرتے ہیں حجر اسود کے محاذات (یعنی اس کی سیدھ) سے کسی وسوسہ کے بغیر شروع کرے اور دوسرے ادوار میں بھی بغیر ٹھہرے طواف جاری رکھے یہاں تک کہ سات دور ختم ہو جائیں۔

۲- ہر دور کو حجر اسود پر ختم کرنا۔ اور یہ اس صورت میں حاصل ہوتا ہے کہ

بغیر رکے سات دور ختم کرے اور ساتویں دور کو جہاں سے طواف شروع کیا تھا وہیں پر ختم کرے اور لازم نہیں ہے کہ ہر دور میں ٹھہرے اس کے بعد شروع کرے۔

۳۔طواف کرتے وقت خانۂ کعبہ طواف کرنے والے کے بائیں سمت ہو۔

۴۔حجر اسماعیلؑ کو طواف میں داخل کرنا۔

حجر اسماعیلؑ وہ جگہ ہے جو خانہ کعبہ سے متصل ہے اور طواف کرنے والا (کعبہ کے ساتھ) حجر اسماعیلؑ کے گرد بھی طواف کرے۔

﴿مسئلہ۱﴾ اگر طواف میں حجر اسماعیلؑ کو شامل نہیں کیا اور تمام دور میں اس کے اندر سے گزر کر طواف کیا ہے تو اس کا طواف باطل ہے۔اسے چاہئے کہ اس کا اعادہ کرے۔

﴿مسئلہ۲﴾ اگر طواف کے بعض دور میں حجر اسماعیلؑ کو شامل نہیں کیا تو واجب ہے کہ اس دور کو پھر سے انجام دے اور اگر اس دور کا اعادہ کئے بغیر طواف کو جاری رکھا تو اس کا طواف باطل ہے اور واجب ہے کہ اسے پھر سے انجام دے۔

۵-بنا بر مشہور، طواف کا خانۂ کعبہ کے چاروں طرف کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کی درمیانی حد میں انجام پانا۔ لیکن اقویٰ یہ ہے کہ یہ واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ا﴾ مطاف کے لئے کوئی حد موجود نہیں ہے اور مسجد الحرام میں جس جگہ سے بھی طواف کرنا خانہ کعبہ کا طواف صادق آتا ہو مجزی و کافی ہے، ہاں مستحب ہے کہ اگر کثیر مجمع اور کوئی اضطرار یا مجبوری نہ ہو تو کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان طواف انجام دے۔

۶-طواف کرنے والے کا خانہ کعبہ سے اور جو کچھ اس گھر سے (متصل) شمار ہوتا ہے، اس سے خارج ہونا۔

﴿مسئلہ ا﴾ خانہ کعبہ کی دیوار کے اطراف میں کچھ حصہ کعبہ کی دیوار سے ابھرا ہوا ہے جسے ''شاذروان'' کہتے ہیں، وہ خانہ کعبہ کا جزء ہے اور طواف کرنے والے کو اسے بھی طواف میں شامل کرنا چاہیئے۔

﴿مسئلہ ۲﴾ جہاں ''شاذروان'' ہے وہاں خانۂ کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھنا جائز ہے اور طواف کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتا۔

﴿مسئلہ ۳﴾ طواف کی حالت میں حجرِ اسماعیلؑ پر ہاتھ رکھنا جائز ہے اس سے

طواف کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

۷-سات شوط پورے کرے یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکّر لگائے نہ کم نہ زیادہ۔

﴿مسئلہ۱﴾ اگر وطن واپس آنے کے بعد متوجہ ہوا کہ طواف ناقص انجام دیا ہے تو واجب ہے کہ واپس جائے اور طواف اور اس کی نماز صحیح طریقہ سے انجام دے اور اگر واپس نہیں جا سکتا تو نائب مقرر کرے۔

☆ ﴿مسئلہ۲﴾ اگر طواف کے دوران اس سے کوئی حدث صادر ہو جائے تو اگر چوتھے دور کے نصف سے پہلے (یعنی کعبہ کے تیسرے رکن کے برابر) ہو تو طواف ترک کردے اور وضو کرنے کے بعد شروع سے دوبارہ طواف بجالائے اور اگر چوتھے چکر کے نصف (یعنی کعبہ کے رکن سوم کی سیدھ میں) اور اس (چوتھے چکر) کے آخر کے درمیان میں ہو تو طواف ترک کرے اور وضو کرنے کے بعد ایک کامل طواف مافی الذمہ کی نیت سے انجام دے اور اگر چوتھا شوط تمام ہونے کے بعد ہو تو طواف ترک کرے اور وضوء کرنے کے بعد بقیہ تین شوط پورے کرے۔ اگر اثنائے طواف میں اسے حدث اکبر عارض

ہو جائے تو فوراً مسجد الحرام سے نکل جائے اور غسل کرنے کے بعد اگر چوتھے شوط کے نصف سے پہلے تھا تو طواف باطل ہے، اسے دوبارہ طواف کرنا ہوگا اور اگر چوتھے چکر کے نصف کے بعد تھا تو ایک کامل طواف مافی الذمہ کی نیّت سے بجالائے۔

﴿مسئلہ۳﴾ اگر سہو یا غفلت یا مسئلہ نہ جاننے کی صورت میں طواف کو بلا وضوء انجام دے تو اس کا طواف باطل ہے۔ یوں ہی اگر جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف بجالائے تو باطل ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ جو مُحرِم اپنی بیماری اور وقت کی تنگی کی وجہ سے خود طواف نہ کر سکتا تو اسے طواف کرایا جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہیں ہے تو پھر کسی کو نائب بنائے۔

﴿مسئلہ۵﴾ احتیاط واجب یہ ہے کہ طواف کے اجزاء میں موالاتِ عرفی (یعنی عرف میں کہا جائے کہ اس نے طواف پے در پے کیا ہے) کی رعایت کی جائے۔ سوائے اس صورت کے، جب نماز وغیرہ کے لئے نصف طواف کے بعد طواف قطع کرے۔

﴿مسئلہ۶﴾ اگر طواف واجب کو نماز پنجگانہ کے لئے درمیان سے قطع کرے تو

اگر کم سے کم آدھا طواف یعنی تین شوط اور نصف انجام دے چکا ہو، تو اس صورت میں اس نے جہاں سے طواف قطع کیا ہے وہیں سے آگے بڑھائے گا اور اگر ساڑھے تین چکّر سے کم طواف کیا ہے اور وقفہ طویل ہو جائے تو احتیاط یہ ہے کہ از سرِ نو طواف انجام دے اور اگر یہ فاصلہ طویل نہ ہو تو بعید نہیں ہے کہ یہ احتیاط واجب نہ ہو اگر چہ بہر حال مستحسن ہے۔ مذکورہ احکام میں جماعت و فرادیٰ نماز اور وقت کی وسعت و تنگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

طواف کے متفرّق مسائل

﴿مسئلہ ۱﴾ اگر کوئی اعمال حج تمتّع بجالانے کے بعد یہ سمجھا کہ طواف عمرہ یا طواف حج کے سات دور میں سے چند دور اس نے حجر اسماعیلؑ کے اندر سے انجام دیئے ہیں تو اس کا حج صحیح ہے بس وہ طواف اور اس کی نماز کا اعادہ کرے گا۔

﴿مسئلہ ۲﴾ اگر عمرۂ تمتّع میں تقصیر کے بعد متوجہ ہو کہ اس کا وضو باطل تھا یا اس نے وضو نہیں کیا تھا اور اسی حالت میں طواف اور اس کی نماز ادا کی ہے تو

طواف اوراس کی نماز کا اعادہ کرے، اس کا عمرہ صحیح ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ طواف قطع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ طواف واجب اس طرح سے قطع نہ کیا جائے کہ عرفی طور پر اس کے موالات میں خلل واقع ہو۔

﴿مسئلہ۴﴾ جس کا فریضہ وضوء جبیرہ یا تیمّم ہو، لیکن لاعلمی کی بنا پر وہ تیمّم کے بغیر عمرہ کے اعمال بجالایا ہو، وہ طواف اوراس کی نماز کا اعادہ کریگا۔

﴿مسئلہ۵﴾ اگر عورت کے کچھ بال یا بدن کا کوئی حصہ جسے طواف کی حالت میں چھپانا چاہیئے، ظاہر ہوتو طواف صحیح ہے لیکن اس نے گناہ کیا ہے۔

﴿مسئلہ۶﴾ مسجد الحرام کے اوپر کے طبقہ پر طواف، اگر خانہ کعبہ کی چھت کے محاذات (سیدھ) میں ہوتو مجزی وکافی ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ اسے ترک کیا جائے۔

فصلِ پنجم

نماز طواف

﴿مسئلہ۱﴾ واجب ہے کہ طوافِ عمرہ ختم ہونے کے بعد دو رکعت نماز، نماز صبح کی مانند بجالائے۔

﴿مسئلہ۲﴾ احتیاط یہ ہے کہ طواف کے بعد نماز کے لئے جائے اور اسے جلد ادا کرے۔

﴿مسئلہ۳﴾ واجب ہے کہ یہ نماز مقام ابراہیمؑ کے پاس پڑھی جائے۔ اور واجب ہے کہ یہ نماز مقام ابراہیمؑ کے پیچھے یوں ادا کی جائے کہ مقام ابراہیمؑ اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان واقع ہو۔ بہتر یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو اس کے نزدیک کھڑا ہو، لیکن اس طرح سے نہیں کہ لوگوں کی زحمت کا باعث بنے۔

﴿مسئلہ۴﴾ اگر مجمع کی کثرت کی وجہ سے مقام ابراہیمؑ کے پیچھے نماز کے لئے کھڑا نہیں ہو پایا، تو کافی ہے کہ ہر اس جگہ پر جہاں اس کی پشت صادق آئے چاہے وہ مقام ابراہیمؑ سے دور ہی کیوں نہ ہو نماز ادا کرے، بلکہ اس صورت میں مسجد الحرام کے ہر مقام سے نماز کی صحت بعید نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۵﴾ اگر کوئی شخص واجب طواف کی نماز ادا کرنا بھول جائے تو جب بھی اسے یاد آئے مقام ابراہیمؑ کے پیچھے اسے بجالائے۔

﴿مسئلہ۶﴾ اگر نمازِ طواف فراموش کردے اور سعی کے درمیان اسے یاد آئے تو اسی جگہ سے سعی چھوڑ کر واپس آئے، دو رکعت نماز طواف ادا کرے پھر جہاں سے سعی چھوڑی ہے وہیں سے اسے تمام کرے۔

﴿مسئلہ۷﴾ جو شخص نمازِ طواف بھول گیا، اگر مکہ سے دور نہیں ہوا ہے اور وہ نماز اس کی جگہ پر ادا کرنا اس کے لئے مشقت کا باعث نہیں ہے تو واپس مسجد الحرام جائے اور نماز ادا کرے اور اگر مکہ سے دور ہو گیا ہے یا مسجد الحرام واپس جانا اس کے لئے مشقت کا باعث ہے تو جہاں اسے یاد آئے وہیں ادا کرے۔

﴿مسئلہ۸﴾ نماز کے احکام میں مسئلہ سے جاہل شخص، نماز بھولنے والے شخص کے ساتھ، جس کا حکم اوپر ذکر کیا جا چکا، شریک ہے۔

﴿مسئلہ۹﴾ ''مقام ابراہیمؑ کے نزدیک نماز طواف'' سے مراد مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ہے اس کے دونوں سمت (دائیں، بائیں) کو شامل نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۱۰﴾ نماز طواف کو جان بوجھ کر ترک کرنا حج کے باطل ہونے کا سبب ہے۔

● س۱: طواف اور اس کی نماز کے درمیان اگر مستحبی نماز یا کوئی دوسری مستحب عبادت بجالائے تو کوئی حرج ہے یا نہیں؟ اور کیا نماز جماعت پڑھی جاسکتی ہے؟

■ ج: واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ نہ ڈالے اور فاصلہ کا تعیّن ایک عرفی امر ہے اور بعید نہیں ہے کہ نماز یومیہ یا مختصر نافلہ پڑھنے کے بقدر فاصلہ کسی اشکال کا باعث نہ ہو۔

● س۲: کیا طواف واجب کی نماز کو یومیہ نماز کی جماعت کے ساتھ بجالایا جاسکتا ہے؟

■ ج: نماز طواف کے لئے جماعت کی شرعی نوعیت معلوم نہیں ہے۔

● س۳: اگر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے نامحرم زن و مرد ایک دوسرے کے پہلو میں نماز طواف بجالائیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

■ ج: اگر ان دونوں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو یا مرد عورت سے تھوڑا آگے کھڑا ہو تو دونوں کی نمازیں درست ہیں۔

فصلِ ششم

سعی اور اس کے بعض احکام

﴿مسئلہ۱﴾ نماز طواف بجالانے کے بعد واجب ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے، جو دو مشہور پہاڑ ہیں۔

﴿مسئلہ۲﴾ سعی سے مراد یہ ہے کہ کوہ صفا سے مروہ کی طرف جائے اور مروہ سے صفا کی طرف واپس آئے۔

﴿مسئلہ۳﴾ واجب ہے کہ سعی صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ ہو کہ ہر مرتبہ کو ایک شوط کہتے ہیں اس طرح کہ صفا سے مروہ جانا ایک شوط ہے اور مروہ سے صفا کی طرف واپس آنا ایک شوط ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ واجب ہے کہ صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ساتویں دور میں

سعی تمام کرے۔

﴿مسئلہ۵﴾ واجب ہے کہ سعی کو طواف اور اس کی نماز کے بعد بجالائے۔

﴿مسئلہ٦﴾ اگر صفا و مروہ کے درمیانی فاصلہ کو دو طبقہ یا چند طبقہ کر دیں اور تمام طبقے دونوں پہاڑوں کے درمیان ہوں تو جائز ہے کہ جس طبقہ سے چاہے سعی کرے۔

﴿مسئلہ۷﴾ مروہ کی طرف جاتے وقت اس طرف متوجّہ ہونا اور صفا کی طرف جاتے وقت اس جانب متوجّہ رہنا واجب ہے۔

﴿مسئلہ۸﴾ طواف اور اس کے نماز کے بعد ستانے کے لئے یا گرمی کم ہونے کے لئے سعی میں تاخیر کرنا جائز ہے اور کسی عذر کے بغیر رات تک تاخیر کرنا بھی جائز ہے۔

﴿مسئلہ۹﴾ کسی عذر، مثلاً بیماری کے بغیر سعی کو دوسرے دن تک ٹالنا جائز نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۱۰﴾ سعی عبادت میں سے ہے، اسے خالص نیت اور اللہ کا حکم بجالانے کے لئے انجام دے۔

﴿مسئلہ۱۱﴾ اگر بھول سے سعی میں کمی بیشی کر دے چاہے ایک مرتبہ سے زیادہ ہو یا کم تو اس کی سعی صحیح ہے۔

﴿مسئلہ۱۲﴾ اگر سعی بھول سے کم بجالائے تو جب بھی یاد آئے اسے پورا کرے، اگر وہ اپنے وطن واپس آ گیا ہو اور اس کے لئے واپس جانا دشوار نہ ہو تو واپس جا کر سعی مکمل کرے اور اگر واپس نہیں جا سکتا یا اس کے لئے مشقت کا باعث ہے تو نائب مقرر کرے۔

﴿مسئلہ۱۳﴾ اگر عمرہ تمتّع میں سعی کو بھول گیا اور یہ گمان کر کے کہ عمرہ کے اعمال تمام ہو گئے اس نے احرام اتار دیا، اس کے بعد اپنی زوجہ سے قربت بھی اختیار کر لی، تو واجب ہے کہ واپس آئے اور سعی انجام دے۔ نیز احتیاط واجب یہ ہے کہ کفارہ کے طور پر ایک گائے ذبح کرے۔

سعی کے متفرّق مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ جو شخص جانتا تھا کہ صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کرنا ہے اور اسی نیت سے اس نے صفا سے سعی شروع کی لیکن اس نے جانے

اوروالپس آنے کوایک مرتبہ شمار کیا، نتیجہ میں اس نے چودہ مرتبہ سعی کی تو اقویٰ یہ ہے کہ وہی سعی اس کیلئے کافی ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ اگر سعی کی حالت میں شوط کی تعداد میں شک ہوتو اسی حال میں سعی جاری رکھے اور شک کے مقابل یقین پیدا کر کے سعی انجام دے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور سعی بھی صحیح ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ جوعورتیں اپنی ماہانہ عادت کی وجہ سے طواف کے لئے کسی کو اپنا نائب بناتی ہیں، یہ دیکھتے ہوئے کی سعی کی جگہ مسجد نہیں ہے طواف اور سعی کی ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے سعی خود بجالائیں گی۔

﴿مسئلہ۴﴾ لاعلمی کی وجہ سے سعی میں اضافہ، بھول سے کیے جانے والے اضافہ کے حکم میں ہے۔

● س ۱: ایک شخص سعی میں مشغول تھا اس نے دیکھا کہ جہاں تک ہرولہ (یعنی دھیرے دھیرے دوڑنے) کی نشاندہی کی گئی ہے وہ عام انداز میں چلا۔ اسے یہ گمان تھا کہ ہرولہ کرنا ضروری ہے، لہٰذا واپس ہوا اور جتنی راہ تک عام انداز میں گیا تھا اس نے دوبارہ ہرولہ کرتے ہوئے طے کی، کیا اس کی سعی میں کوئی اشکال

ہے؟

■ ج: اختیاری حالت میں ایسا نہ کرے لیکن سوال کی روشنی میں اس کی سعی درست ہے اور اس پر کوئی چیز عائد نہیں ہوتی، اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ سعی مکمل کرے اور اعادہ کرے۔

● س۲: ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان پانچ بار گیا اور آیا جو مجموعی طور سے دس شوط ہوتا ہے اور جب مسئلہ کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے وہیں اپنی سعی روک دی اور تقصیر کی اب اس کا فریضہ کیا ہے؟

■ ج: اس کی سعی صحیح ہے۔

● س۳: ایک شخص سعی کی حالت میں شوط کی تعداد میں شک کرتا ہے وہ اسی شک وتردید کی حالت میں اپنی سعی جاری رکھتا ہے اور اس فکر میں ہے کہ عدد معلوم کرے۔ غور کرنے اور سو میٹر آگے جانے یا بعد کا دور شروع کرنے کے بعد اسے ایک عدد کا یقین حاصل ہو جاتا ہے اور اسی یقین سے وہ بقیہ سعی مکمل کرتا ہے۔ اس کی یہ سعی صحیح ہے یا نہیں؟

■ ج: اس کی سعی صحیح اور کافی ہے۔

فصلِ ہفتم

تقصیر کے احکام

﴿مسئلہ۱﴾ واجب ہے کہ سعی کے بعد تقصیر کرے یعنی کچھ ناخن کاٹے یا سر، موچھ یا داڑھی کے کچھ بال کترے۔ تقصیر میں سر منڈانا کافی نہیں بلکہ حرام ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ یہ عمل بھی عبادات میں سے ہے اور پاک خالص اور صرف اطاعتِ خدا کی نیت سے بجالانا چاہئے۔

﴿مسئلہ۳﴾ اگر حج کا احرام باندھنے تک تقصیر بھول جائے تو اس کا عمرہ صحیح ہے۔ لیکن ایک گوسفند قربانی کرنا مستحب ہے اور احتیاط یہ ہے کہ قربانی ترک نہ کی جائے۔

﴿مسئلہ۴﴾ اگر حج کا احرام باندھنے کے وقت تک جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ

جاننے کی صورت میں تقصیر ترک کر دے تو بنا براقوی اس کا عمرہ باطل ہو جائے گا اور اس کا حج، حج افراد میں بدل جائے گا۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ حج افراد تمام کرنے کے بعد وہ عمرۂ مفردہ بجالائے اور آئندہ سال حج کا اعادہ کرے۔

﴿مسئلہ۵﴾ عمرۂ تمتع میں طواف نساء واجب نہیں ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ یہ طواف اور اس کی نماز رجاءً بجالائے۔

﴿مسئلہ۶﴾ تقصیر کرنے کے بعد مُحرِم پر سر منڈانے کے علاوہ وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کے ذریعہ حرام ہو گئی تھیں، حتی اپنی زوجہ سے قربت بھی (حلال ہو جاتی ہے)۔

تقصیر کے متفرق مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ تقصیر میں بال اکھاڑنا کافی نہیں ہے۔ معیار یہ ہے کہ بال کاٹے جائیں چاہے جس وسیلہ سے ہوں۔

﴿مسئلہ۲﴾ عمرۂ تمتع میں تقصیر کے بجائے حلق کافی نہیں ہے اور اگر یہ کام جانتے ہوئے اور عمداً انجام دے تو کار حرام کیا ہے، اسے ایک گوسفند قربانی

دینا ہوگی۔

● س ا: جس نے عمرۂ تمتع انجام دیا اور تقصیر کے بجائے اس یقین کے ساتھ بال اکھاڑے کہ بال اکھاڑنا کافی ہے اور حج بھی بجالایا ہے۔ تو کیا جناب عالی بال اکھاڑنے کو کافی و مجزی سمجھتے ہیں؟ اور اس شخص کا فریضہ کیا ہے؟

■ ج: تقصیر کے بجائے بال اکھاڑ نا کافی نہیں ہے۔ اگر جانتے ہوئے اور عمداً انجام دیا ہے تو کفارہ دینا ہوگا لیکن اگر مسئلہ نہ جاننے کی صورت میں اس نے تقصیر ترک کردی تو اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج، حجّ افراد ہوگا۔ اگر حج اس پر واجب تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اعمال حج کے بعد عمرۂ مفردہ بجالائے اور آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج انجام دے۔

عمرۂ تمتّع اور حجّ تمتّع کے درمیان کے احکام

﴿مسئلہ ا﴾ عمرۂ تمتع انجام دینے کے بعد اور حجّ تمتع کے پہلے احتیاط واجب کی بنا پر عمرۂ مفردہ انجام نہ دے، لیکن یہ عمل عمرہ اور حج تمتع کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

﴿مسئلہ۲﴾ عمرۂ تمتّع کے بعد اور اعمال حج سے پہلے مکہ مکرمہ سے باہر جانا جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ انسان کو کوئی احتیاج اور ضروری کام ہو اس صورت میں احتیاط کی بنا پر پہلے حج کے لئے مُحرِم ہو اس کے بعد (شہر سے) باہر جائے، لیکن اگر مُحرِم ہونا اس کے لئے مشقت کا باعث ہو تو احرام کے بغیر مکہ سے باہر جانا جائز ہے۔ قافلوں کے خدمت گار جیسے افراد جو کئی مرتبہ مکہ میں وارد ہونے اور اس سے نکلنے پر مجبور ہیں پہلی مرتبہ عمرۂ مفردہ انجام دیں اور آخری مرتبہ جب مکہ میں داخل ہو کر اعمال حج کیلئے عرفات کی طرف جانا چاہتے ہیں اس وقت عمرۂ تمتّع بجالائیں۔

﴿مسئلہ۳﴾ عمرہ تمتّع اور حج کے درمیان مکہ سے خارج ہونے کا معیار مکہ کی موجودہ آبادی ہے، اس بناء پر اس وقت جو علاقہ بھی مکہ کا حصہ شمار ہوتا ہے وہاں جانا جائز ہے چاہے وہ پہلے مکہ سے خارج رہا ہو۔

حج تمتع کی حج افراد میں تبدیلی

﴿مسئلہ۱﴾ اگر جان بوجھ کر اور بلاوجہ احرام نہیں باندھا اور اپنا عمرہ باطل کیا ہے اور اب عمرۂ تمتع کے لئے وقت تنگ ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ حج افراد بجالائے اس کے بعد عمرۂ مفردہ بجالائے اور آئندہ سال حج کا اعادہ کرے۔

﴿مسئلہ۲﴾ جس شخص نے اپنے واجب حج کے لئے تمتع کا احرام باندھا اور عمداً اس قدر تاخیر کی کہ وقت تنگ ہوگیا تو اسی حکم پر عمل کرے گا جو پچھلے مسئلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

باب دوم

حج تمتع کے اعمال

فصلِ اوّل

احرام حج

﴿مسئلہ۱﴾ مکلّف پر واجب ہے کہ عمرہ کے اعمال تمام ہونے کے بعد، حج تمتّع کے لئے احرام باندھے۔

﴿مسئلہ۲﴾ اگر حج تمتّع کی نیت کرے اور واجب ''لبیک'' کو جس طرح عمرہ کے احرام میں ذکر ہوئے ہیں، زبان پر جاری کرے تو مُحرِم ہو جاتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ احرام باندھنے کا قصد کرے اور یہ بھی لازم نہیں ہے کہ محرمات کے ترک کرنے کا قصد وارادہ کرے، لیکن یہ قصد نہ کرے کہ میں کوئی ایسا کام کروں گا، جو احرام کو باطل کرنے والا ہو۔

﴿مسئلہ۳﴾ نیت خالص خدا کی اطاعت وعبادت کے لئے ہونی چاہئے ریا

اور دکھاوا عمل کے باطل ہونے کا سبب ہوتا ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ احرام باندھنے اور لبیک کہنے کی کیفیت وہی ہے جو عمرہ کے احرام میں ذکر ہو چکی ہے۔

﴿مسئلہ۵﴾ وہ تمام چیزیں جو محرمات احرام میں بیان ہو چکی ہیں اس احرام میں بھی حرام ہیں اور جو عمل جس کفارہ کا موجب ہے اسی ترتیب سے یہاں بھی کفارہ کا باعث ہے۔

﴿مسئلہ۶﴾ احرام کا وقت وسیع ہے اور جب تک احرام باندھنے کے بعد عرفات کے اختیاری وقوف تک پہنچنے کا وقت رکھتا ہو تاخیر کرسکتا ہے، ہاں اس سے زیادہ تاخیر نہیں کرسکتا۔

﴿مسئلہ۷﴾ حج کا احرام باندھنے کی جگہ شہر مکہ ہے، جہاں بھی چاہے احرام باندھ سکتا ہے، چاہے شہر کے جدید محلوں میں ہو۔ اگرچہ مسجد الحرام میں احرام باندھنا افضل ہے۔

﴿مسئلہ۸﴾ مسئلہ سے لاعلم شخص اگر احرام نہ باندھے تو وہ اس شخص کے حکم میں ہے جس نے بھول سے احرام نہ باندھا ہو۔

﴿مسئلہ۹﴾ اگر کوئی شخص جانتے ہوئے اور عمداً احرام نہ باندھے یہاں تک کہ عرفات اور مشعر میں وقوف کا وقت ختم ہو جائے تو اس کا حج باطل ہے۔

● س ا: مکہ کے بعض نئے محلوں کا فاصلہ مسجد الحرام سے ۱۸ کلومیٹر سے زیادہ ہے اور شاید عرفاً وہ مکہ کی پڑوسی آبادی بھی شمار نہ ہوں چہ جائیکہ مکہ کا حصہ ہوں کیونکہ ٹریفک کے علامتی بورڈ (وہاں سے) مکہ کی جہت کو مشخص کرتے ہیں۔ کیا اس حالت میں ان محلوں سے حج کے لئے احرام باندھا جاسکتا ہے؟

■ ج: اگر مکہ کے محلوں میں سے ہے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس کے محلوں میں سے نہیں ہے یا اس کے مکہ کا جزو ہونے میں شک ہے تو کافی نہیں ہے۔

فصل دوم

عرفات میں وقوف (ٹھہرنا)

﴿مسئلہ ۱﴾ عرفات میں وقوف واجب ہے۔ یہ ایک معروف جگہ ہے اور اس کے حدود مشخص ہیں۔ یہاں ٹھہرنا بھی تمام عبادات کی طرح خالص قربت کی نیت سے انجام پانا چاہیے۔

﴿مسئلہ ۲﴾ احتیاط یہ ہے کہ عرفات میں وقوف، اوّل زوال سے مغرب کے وقت تک ہو، لیکن اوّل وقت سے نماز ظہر وعصر اور اس کے مقدمات کی ادائیگی تک تاخیر کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۳﴾ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں مجموعی طور سے ظہر کے بعد سے مغرب تک عرفات میں رہنا، اگر چہ واجب ہے، لیکن یہ تمام وقت رکن نہیں ہے،

جس کے ترک کرنے سے حج باطل ہو جائے۔ پس اگر تھوڑی دیر تک ٹھہرے یا عصر کے قریب آئے اور ٹھہرے تو اس کا حج صحیح ہے چاہے اس کا مجموعاً (ظہر سے مغرب تک) نہ ٹھہرنا عمداً اور جانتے بوجھتے ہو۔

﴿مسئلہ۴﴾ وقوف میں جو چیز رکن ہے وہ اس کا مسمیٰ ہے یعنی یہ کہا جائے کہ کچھ دیر عرفات میں ٹھہرا تھا۔ چاہے یہ ٹھہرنا بہت کم ہو مثلاً ایک دو منٹ۔ پس اگر کوئی عرفات گیا ہی نہیں تو اس نے ایک رکن ترک کیا ہے۔

﴿مسئلہ۵﴾ اگر جان بوجھ کر واقفیت کے باوجود وقوف رکنی کو ترک کر دے یعنی ظہر کے بعد سے مغرب تک کسی بھی حصہ میں عرفات میں نہ ہو تو اس کا حج باطل ہے۔

﴿مسئلہ۶﴾ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر غروب شرعی سے پہلے عرفات سے کوچ کرے اور اس کے حدود سے باہر نکل جائے تو اس نے عملِ حرام کیا ہے چنانچہ اگر وہ اس پر نادم ہو اور واپس آ جائے اور غروب تک ٹھہرا رہے تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۷﴾ اگر وہ واپس نہ آئے تو اسے جہاں بھی وہ چاہے ایک شتر قربانی

کرنا ہوگا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ منیٰ میں عید کے دن قربانی کرے، اس کا حج صحیح ہے۔ اور اگر وہ قربانی نہیں کرسکتا تو اٹھارہ روزے رکھے گا۔

﴿مسئلہ ۸﴾ اگر اس نے سہواً یا بھول کر عرفات سے کوچ کیا اور باہر نکل گیا تو وقت تمام ہونے سے پہلے جب بھی اسے یاد آ جائے واپس پلٹ آئے۔ اگر واپس نہ آیا تو گناہکار ہے لیکن اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے اور وقت گزر جانے تک متوجہ نہیں ہوا تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۹﴾ اگر کوئی مسئلہ نہ جانتا ہو اور ایسا عمل انجام دے تو وہ بھول جانے والے کے حکم میں ہے۔

﴿مسئلہ ۱۰﴾ جس وقوف عرفات کے درک نہ ہونے کی صورت میں حج (حج افراد میں) تبدیل ہوتا ہے، اس کا ملاک وقوفِ واجب ہے نہ وقوف رکن۔

فصل سوم

مشعرالحرام میں وقوف

اس میں چند مسئلہ ہیں:

﴿مسئلہ۱﴾ شب دہم ذی الحجہ جب انسان مغرب کے وقت عرفات کے وقوف سے فارغ ہوا، تو اب وہاں سے مشعرالحرام کی طرف کوچ کرے، جو ایک مشہور جگہ ہے اور اس کی حدیں معین ہیں۔

﴿مسئلہ۲﴾ احتیاط یہ ہے کہ شب دہم کو عرفات سے کوچ کر کے مشعرالحرام پہنچنے کے وقت سے طلوع صبح تک مشعرالحرام میں بسر کرے اور یہاں شب بسر کرنے کے لئے قربت کی نیت کرے۔

﴿مسئلہ۳﴾ جب روز عید قربان (یعنی دہم ذی الحجہ) کی صبح طلوع کرے تو

طلوع آفتاب تک مشعرالحرام میں ٹھہرنے کی نیت کرے اور واجب وقوف کی مقدار اسی قدر ہے (یعنی طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک) اور چونکہ یہ وقوف اللہ کی عبادت ہے لہٰذا خالص نیت کے ساتھ بجالائے۔

﴿مسئلہ۴﴾ جن لوگوں کو مشعرالحرام میں ٹھہرنے میں کسی طرح کا عذر ہو وہ تھوڑی دیر شب میں ٹھہر کر منیٰ کی طرف کوچ کریں گے۔ یہ لوگ عورتیں، بچے، بیمار، بوڑھے، کمزور افراد ہیں اور ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جن کا ان لوگوں کی دیکھ بھال اور راہنمائی میں ان کے ہمراہ رہنا ضروری ہے۔

فصل چہارم

منٰی کے واجبات

اوّل: جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔

﴿مسئلہ۱﴾ جو کنکریاں وہ پتھر کے ستون کو مارنا چاہتا ہے، شرط ہے اسے ''حصی'' (یعنی چھوٹی کنکریاں) کہا جائے، پس اگر وہ اس قدر چھوٹی ہوں جنھیں کنکریاں نہ کہا جا سکے تو کافی نہیں ہے اور ان کا بہت بڑی ہونا بھی کافی نہیں ہے۔ اسی طرح ڈھیلے، ٹھیکرے اور جواہرات یا قیمتی پتھر سے رمی کرنا جائز نہیں ہے۔ اور پتھروں میں حتیٰ سنگ مرمر سے رمی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ شرط ہے کہ یہ کنکریاں حرم کی ہوں، حرم سے باہر کی کنکریوں سے

رمی کرنا کافی نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾شرط ہے کہ کنکریاں استعمال شدہ نہ ہوں، یعنی انھیں کسی دوسرے نے صحیح طریقے سے شیطانوں کو مارنے کے لئے پھینکا نہ ہو، چاہے یہ عمل گزشتہ سال ہی انجام پایا ہو۔

﴿مسئلہ۴﴾شرط ہے کہ کنکریاں مُباح ہوں۔ پس غصبی کنکریاں یا جن کنکریوں کو کسی دوسرے نے اپنے لئے جمع کر رکھا ہو، ان کا استعمال کافی نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۵﴾کنکریاں مارنے کا وقت روز عید، طلوع آفتاب سے غروب تک ہے، اور اگر بھول گیا تو تیرھویں تاریخ تک شیطانوں کو کنکریاں مارسکتا ہے۔ اور اگر اس وقت تک یاد نہ آیا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ خود یا اس کا نائب یہ عمل انجام دے اور آئندہ سال بھی خود یا اس کا نائب اس کی قضا کرے۔

﴿مسئلہ۶﴾کنکریاں مارنے کے سلسلے میں چند امور واجب ہیں:

۱-نیت، یعنی خالص قصد، اللہ کیلئے رکھتا ہو، دکھاوے کے لئے نہیں، کہ یہ عمل کے باطل ہونے کا سبب ہے۔

۲-یعنی کنکریاں مارے یا پھینکے۔ پس اگر قریب جا کر اس نے جمرہ پر کنکریاں رکھدیں تو کافی نہیں ہے۔

۳-یوں پھینکے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں۔

۴-کنکریوں کی تعداد سات ہو۔

۵-بتدریج ایک کے بعد ایک کنکریاں پھینکے۔اس صورت میں اگر کنکریاں باہم جمرہ کو لگیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن اگر سب یا چند عدد باہم پھینکے تو کافی نہیں ہے چاہے جمرہ کو ایک ساتھ نہ لگیں بلکہ ایک کے بعد ایک لگیں۔

﴿مسئلہ ۱﴾ جو کنکری پھینکی ہے، اگر جمرہ کو نہ لگے تو دوبارہ پھینکے، چاہے رمی کے وقت اس کا گمان یہ تھا کہ کنکری جمرہ تک پہنچی ہے، پس اگر جمرہ کے پہلو میں کوئی چیز نصب تھی اور غلطی سے اس پر رمی کی ہو تو کافی نہیں ہے۔ اس کا اعادہ کرے چاہے آئندہ سال اپنے نائب ہی کے ذریعہ انجام دے۔

﴿مسئلہ ۲﴾ جو لوگ دن میں رمی کرنے سے معذور ہیں، وہ شب کو جب بھی چاہیں یہ عمل بجالا سکتے ہیں۔

دوّم: قربانی

﴿مسئلہ۱﴾ جو شخص حج تمتع بجالا رہا ہے اس پر واجب ہے کہ ایک جانور قربانی کرے یعنی ایک شُتر، ایک گائے یا ایک گوسفند اور شُتر کی قربانی افضل ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ مذکورہ تین جانوروں کے علاوہ بقیہ تمام جانوروں کی قربانی کافی نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ قربانی کے جانور کے لئے چند چیزیں معتبر ہیں:

۱- تندرست ہو۔

۲- اس کے سارے اعضاء سالم ہوں، ناقص ہونا کافی نہیں ہے۔

۳- اس کے سینگ نہ ٹوٹے ہوں۔

۴- دبلا پتلا اور کمزور نہ ہو۔

۵- خصی اور آختہ نہ ہو۔

﴿مسئلہ۴﴾ قربانی میں اس کے بیضتین کا کٹا ہوا نہ ہونا شرط نہیں ہے مگر یہ کہ خصی ہونے کی حد تک پہنچ جائے اور ان اعضاء کا فقدان جو اس قسم کے تمام جانوروں میں پائے جاتے ہیں اور نقص شمار ہوتے ہیں، قربانی کے کافی ہونے

میں مانع ہیں مثلاً بیضتین، کان۔ ان کے علاوہ مثلاً سینگ اور دم اگر اس قسم کے جانوروں میں معمولاً پائی جاتی ہے تو ان کا نہ ہونا نقص شمار ہوتا ہے اور قربانی کے لئے مانع ہے ورنہ نہیں۔ قربانی کا بوڑھا نہ ہونا بھی شرط نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۵﴾ اگر قربانی شتر ہو تو اس کا سن ۵ سال سے کم نہ ہو اور وہ چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ اگر گائے ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر دو سال سے کم نہ ہو اور تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ یوں ہی بکری، گائے کے سن سے کم نہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ بھیڑ ایک سال سے کم نہ ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

﴿مسئلہ ۶﴾ لازم ہے کہ قربانی کو رمی جمرہ عقبہ کے بعد انجام دے۔

﴿مسئلہ ۷﴾ احتیاط واجب یہ ہے کہ قربانی روز عید انجام دے اس کے بعد پر نہ ٹالے۔

﴿مسئلہ ۸﴾ اگر کسی عذر کی بنا پر مثلاً بھول سے یا کسی اور وجہ سے عید کے دن قربانی نہیں کی تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ''ایام تشریق'' (یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ) میں قربانی کرے اور اگر نہ ہو تو ماہ ذی الحجہ کے بقیہ دنوں میں قربانی

کرے۔

﴿مسئلہ۹﴾ اگر کسی نے اس گمان سے ایک جانور ذبح کیا کہ وہ صحیح وسالم تھا بعد میں معلوم ہوا کہ مریض یا ناقص تھا تو یہ قربانی کافی نہیں ہے۔قدرت وامکان کی صورت میں وہ دوسری قربانی انجام دے۔

﴿مسئلہ۱۰﴾ احتیاط واجب یہ ہے کہ ذبح میں نائب شیعہ ہومگر یہ کی حاجی نیت خود کرے اور صرف ذبح کے عمل میں کسی کو نائب بنائے۔

﴿مسئلہ۱۱﴾ ذبح اور قربانی بھی عبادات میں سے ہے اور اسے بھی خالص نیت اور اللہ کی اطاعت کے ارادے سے بجالانا لازم ہے۔

قربانی کے متفرق مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ احتیاط کی بناء پر قربانی میں عید کے دن سے تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔اگر عمداًیا سہواًیا جہلاً تاخیر ہوجائے تو ایام تشریق میں قربانی کرے۔

﴿مسئلہ۲﴾ احتیاط یہ ہے کہ جس نے کسی مکلّف کی نیت قبول کی ہو، وہ خود تمام اعمال کو انجام دے۔

﴿مسئلہ۳﴾ موجودہ حالات میں نئے مسلخ (قربان گاہ) میں قربانی کرنا صحیح اور جائز ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ اگر کوئی شخص اپنی بیوی یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس کی وکالت لئے بغیر فقط اس بناء پر قربانی کرے کہ اسے ان کی طرف سے اجازت فحوائی حاصل ہے تو اس قربانی میں اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ منوب عنہ سے قبلاً اجازت حاصل کئے بغیر نائب کی طرف سے انجام پانے والی قربانی کافی نہیں ہوگی۔

﴿مسئلہ۵﴾ ذبح کرنے والا چاقو لوہے کا ہو۔ اسٹیل (فولاد یا مادۂ ضد زنگ) درحقیقت لوہا ہے اور اس سے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر چاقو کے لوہے سے بنے ہونے کے بارے میں شک ہو جائے تو جب تک اس کے لوہا ہونے کے بارے میں یقین نہ ہو، قربانی کافی نہیں ہوگی۔

● س ۱: جن لوگوں نے گوسفند کو قربانی کے لئے کسی غیر مومن کو دیدیا ہو اور اس نے ذبح کیا ہو، حلق (سر منڈانے) اور بعد کے اعمال انجام دینے کے بعد وہ اس بات کی طرف متوجہ ہوئے ہوں تو کیا حکم ہے؟

■ ج: اگر فقط ذبح کرنے کے لئے (غیر مومن کو) نائب بنایا تھا تو اعادہ لازم نہیں ہے لیکن اگر ذبح کرنے کے ساتھ ساتھ نیت کرنے کے لئے بھی غیر مومن کو نائب بنایا تھا تو دوبارہ قربانی کرنا ہوگی۔ البتہ حلق اور اس کے بعد کے اعمال صحیح ہیں۔

س۲: اگر کسی نے روز عید کے اعمال کی ترتیب کی سہواً یا عمداً یا لاعلمی کی بناء پر رعایت نہیں کی تو اس کا حکم کیا ہے؟

■ ج: اعمال منیٰ کے درمیان ترتیب کی رعایت واجب ہے اور عمداً اس کی رعایت نہ کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر رعایت نہیں کی تو ظاہراً ان غیر ترتیبی افعال کی تکرار واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط کے موافق ہے۔

س۳: اگر قربانی کے بعد بقیہ اعمال حج انجام دینے کے بعد یا اس سے قبل یہ معلوم ہو کہ قربانی کے جانور کی عمر حد نصاب سے کم تھی تو کیا حکم ہے؟

■ ج: دوبارہ قربانی کرنا لازم ہے۔

سوّم: منیٰ کے واجبات میں سے ایک تقصیر

﴿مسئلہ ا﴾ جس کا پہلا حج ہو، اسے احتیاط واجب کی بنا پر سر منڈانا

چاہیے۔

﴿مسئلہ۲﴾ خواتین کو بال یا ناخن کاٹنا چاہیۓ۔ ان کا سر منڈانا کافی نہیں ہے اور احتیاط یہ ہے کہ وہ تھوڑے سے ناخن اور بال دونوں کاٹیں۔

﴿مسئلہ۳﴾ جو پہلی دفعہ حج انجام دے رہا ہو اس کو اختیار ہے کہ سر منڈائے یا تقصیر کرے اگر چہ سر منڈانا احتیاط ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ سر کا منڈانا یا تقصیر کرنا چونکہ عبادت ہے لہٰذا با اخلاص نیّت، ریا کے بغیر، خدا کی اطاعت کے طور پر انجام دینا چاہیۓ۔ اس کے بغیر تقصیر صحیح نہیں ہے اور جو امور اس کی وجہ سے حاجی پر حلال ہوتے ہیں، حلال نہیں ہوں گے۔

﴿مسئلہ۵﴾ سر منڈانا یا تقصیر، منیٰ میں انجام پانا چاہیۓ اور اختیاری صورت میں منیٰ کے باہر کسی اور جگہ انجام دینا جائز نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۶﴾ بنا بر احتیاط سر کا منڈانا یا تقصیر روز عید ہونا چاہیۓ اگر چہ آخر ایامِ تشریق تک تاخیر کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۷﴾ منیٰ میں واجب ہے کہ پہلے رمی جمرہ (شیطان کو کنکری مارنا)

انجام دے اس کے بعد قربانی کرے پھر تقصیر یا حلق کرے۔

﴿مسئلہ ۸﴾ اگر حاجی مقررہ ترتیب کی رعایت نہ کرے تو وہ گنہگار ہے لیکن بظاہر ان غیر ترتیب اعمال کی تکرار لازم نہیں ہے اگر چہ احتیاط کے موافق ہے۔

حلق یا تقصیر کے متفرق مسائل

﴿مسئلہ ۱﴾ احتیاط کی بنا پر حلق یا تقصیر کے لئے رات تک تاخیر نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اگر انجام نہ دے سکا یا بھول گیا تو شب یازدہم یا اس کے بعد انجام دے، کافی ہوگا۔

﴿مسئلہ ۲﴾ اگر ایک حاجی دوسرے کا سر مونڈنا چاہے تو اپنی حلق یا تقصیر سے پہلے یہ کام نہیں کرسکتا۔ اسی طرح دوسرے کے سر کے بال کاٹنا بھی احرام سے فارغ ہوئے بغیر جائز نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۳﴾ اگر کسی نے منیٰ کے علاوہ کہیں اور سر منڈایا ہو اور بقیہ تمام اعمال

انجام دیئے ہوں تو وہ احرام سے خارج شمار نہیں ہوگا اور اس کو تمام ترتیب وار اعمال پھر سے انجام دینے ہوں گے۔

﴿مسئلہ۴﴾ اگر کسی سبب سے روز عید، قربانی نہیں کر سکا تو واجب نہیں ہے کہ حلق یا تقصیر میں بھی تاخیر کرے بلکہ حلق یا تقصیر کو روز عید انجام دینے کا وجوب بعید نہیں ہے۔لہٰذا احتیاط کی بناء پر یہ طریقہ ترک نہ ہو، لیکن طواف حج کو حلق یا تقصیر پر مقدم کرنا محل اشکال ہے۔

س ۱: جن لوگوں نے حلق یا تقصیر کے بعد مکہ آ کر طواف وسعی وطواف نساء وغیرہ انجام دیا اور بعد میں متوجہ ہوئے کہ حلق یا تقصیر منیٰ میں انجام نہیں پائی تھی، تو کیا ان کے مکہ کے اعمال صحیح ہیں؟

■ ج: مذکورہ صورت میں اعمال مکہ صحیح نہیں ہیں بلکہ ان اعمال کو دوبارہ انجام دینا ہوگا۔

فصل پنجم

اعمال منیٰ کے بعد کے واجبات

﴿مسئلہ ۱﴾ جن اعمال کا مکہ میں انجام دینا واجب ہے:

۱- طواف حج، جسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔

۲- نماز طواف۔

۳- صفا و مروہ کے درمیان سعی۔

۴- طواف نساء۔

۵- نماز طواف نساء۔

﴿مسئلہ ۲﴾ طواف حج، اس کی نماز، سعی، طواف نساء اور اس کی نماز وغیرہ کا طریقہ وہی ہے جس کا تذکرہ طواف عمرہ، اس کی نماز اور سعی میں گزر چکا ہے۔ فقط نیت میں فرق ہے کہ ان اعمال میں حج کے طواف، حج کی سعی اور حج کے

طواف نساء کی نیت کی جائے گی۔

﴿مسئلہ۳﴾ اگر کسی عذر کی وجہ سے منیٰ سے بعد والے اعمال کو منیٰ سے قبل انجام دے تو یہ اعمال کافی ہوں گے۔ اگر چہ بعد میں اس کے برخلاف ظاہر ہو۔ جس طرح بعد میں معلوم ہو کہ عورت حائض نہیں تھی یا مریض کو صحت مل جائے یا پھر مجمع اتنا زیادہ نہ ہو کہ جس سے اعمال کی انجام دہی میں زحمت ہو رہی ہو، پس ان اعمال کو دوبارہ انجام دینا ضروری نہیں اگر چہ احتیاط ہے کہ دوبارہ انجام دے۔

﴿مسئلہ۴﴾ حج اور عمرۂ مفردہ میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ طواف نساء واجب ہے۔

● س۱: اگر کوئی شخص عمرۂ مفردہ کے طواف نساء کو انجام دینا بھول جائے اور عمرۂ تمتع کے لئے احرام باندھ چکا ہو تو اس بھولے ہوئے طواف نساء کو عمرۂ تمتع کے اعمال کے بعد انجام دے گا یا ان اعمال سے پہلے؟

■ ج: وہ عمرۂ تمتع کے اعمال کے بعد طواف نساء کر سکتا ہے البتہ اگر اس نے تاخیر کی تو حج کا طواف نساء اس کے لئے کافی نہیں ہوگا۔

● س۲: اگر کسی نے عمرۂ مفردہ کے طوافِ نساء کو انجام نہیں دیا اور اس کے بعد حج

افراد بجالایا تو آیا حج افراد کا طواف نساء اُس چھوٹے ہوئے طواف نساء کے لئے کافی ہوگا؟

■ ج: کافی نہیں ہوگا۔

فصل ششم

منیٰ میں بیتوتہ (رات میں ٹھہرنا)

﴿مسئلہ ۱﴾ حاجی کے لئے واجب ہے کہ شب گیارہ اور شب بارہ کو منیٰ میں رات بسر کرے۔ یعنی وہاں پر غروب آفتاب سے لے کر نصف شب تک یا نصف شب سے لے کر طلوع آفتاب تک رہے۔ لیکن وہ افراد جو مکے میں پوری رات جاگتے ہیں اور صبح تک عبادت میں مشغول رہیں اور غیر از عبادت فقط ضروری کام، جیسے بقدر ضرورت کھانا، پینا، تجدید وضوء وغیرہ انجام دیں تو ان کے لئے شب گیارہ اور شبِ بارہ میں منیٰ میں رکنا واجب نہیں ہے۔

﴿مسئلہ ۲﴾ رات بسر کرنے کی واجبی مقدار اول شب سے نصف شب تک یا نصف شب سے طلوع آفتاب تک ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ منیٰ میں رات بسر کرنا عبادت ہے لہٰذا اخلاص نیت کے ساتھ اطاعت خداوندی کے لئے یہ فعل انجام دے۔

﴿مسئلہ۴﴾ جن شبوں میں منیٰ میں رکنا واجب ہے اگر نہ رکے تو واجب ہے کہ ہر شب کے لئے ایک گوسفند قربانی کرے۔

﴿مسئلہ۵﴾ بر بنائے احتیاط مذکورہ قربانی کے واجب ہونے میں، علم وعمد اور سہو یا لاعلمی میں کوئی فرق نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۶﴾ عمرہ میں کئے جانے والے شکار کے کفارہ کی قربانی مکے میں اور حج میں کئے جانے والے شکار کی قربانی منیٰ میں ہوگی۔ اور احتیاط یہ ہے کہ بقیہ کفارے بھی اسی طرح انجام دیئے جائیں۔

● س۱: منیٰ کا بیتوتہ اگر منیٰ کے علاوہ کہیں اور انجام پائے تو کیا حکم ہے؟ آیا اس مسئلہ سے جاہل افراد معذور ہیں یا نہیں؟

■ ج: وہ قربانی کریں۔ اس مسئلے میں عالم و جاہل میں بنا بر احتیاط کوئی فرق نہیں ہے۔

● س۲: روز عید کے تینوں اعمال انجام دینے کے بعد اگر مکہ جا کر طواف کرنا چاہے،

جبکہ یہ جانتا ہو کہ اگر مکہ جائے گا تو اوّل شب کے بیتوتہ سے ۳ گھنٹہ محروم ہو جائے گا تو آیا وہ مکہ جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر چلا جائے تو کفارہ دینا ہوگا یا نہیں؟

■ ج: مذکورہ سوال کی روشنی میں منیٰ سے مکہ جانے میں کوئی ممانعت نہیں ہے لیکن اس تاخیر کے لئے کفارہ دینا ہوگا، مگر یہ کہ شب کے دوسرے حصّے (نصف شب سے لے کر طلوع آفتاب تک) منیٰ میں رہے۔

فصلِ ہفتم

رمی جمرات

(تینوں شیطانوں کوکنکریاں مارنا)

﴿مسئلہ۱﴾جن دنوں کی شبوں میں منیٰ میں رہنا واجب ہے، ان میں رمی جمرات (تین شیطانوں کوکنکریاں مارنا) ضروری ہے۔یعنی تین جگہوں پر کنکریاں مارے جن میں سے پہلے کو جمرۂ اولیٰ دوسرے کو جمرۂ وسطیٰ اور تیسرے کوجمرۂ عقبہ کہتے ہیں۔

﴿مسئلہ۲﴾ ہر جمرہ کو ہر روز مارے جانے والے پتھروں کی تعداد سات عدد ہونا چاہیے۔اوراِن شیطانوں کوکنکریاں مارنے کا طریقہ اوراس کے شرائط وواجبات وہی ہیں جن کاذکرجمرۂ عقبہ میں گزرچکا ہے۔

﴿مسئلہ۳﴾ کنکریاں مارنے کا وقت اس روز کے اول طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے جس کی رات منیٰ میں بسر کی ہے۔ رات میں کنکریاں مارنا جائز نہیں ہے۔

﴿مسئلہ۴﴾ اگر کوئی شخص چرواہی یا مرض وعلالت یا مجمع وغیرہ سے خوف کی وجہ سے دن میں کنکریاں مارنے سے معذور ہو تو اس کے لئے اس شب یا اس کے بعد والی شب میں کنکریاں مارنا جائز ہے۔

﴿مسئلہ۵﴾ جمرات کو کنکریاں مارنے میں ترتیب واجب ہے۔ یعنی سب سے پہلے جمرۂ اولیٰ کو کنکریاں مارے پھر جمرۂ وسطیٰ کو پھر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے۔

﴿مسئلہ۶﴾ اگر کوئی رمی جمرات کرنا بھول جائے اور منیٰ سے باہر نکل جائے تو اس کے لئے منیٰ واپس آنا ضروری ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے جو یہ کام انجام دے۔ لیکن اگر ایام تشریق گزر چکے ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر یا خود منیٰ آکر رمی جمرات کرے یا کسی کو نائب بنائے اور سال آئندہ بھی یا خود منیٰ یا نائب آکر رمی جمرات کی قضاء کرے۔

رمی جمرات کے متفرق مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ خواتین، ان کے محافظین اور ایسے ضعیف افراد جن کے لئے نصف شب کے بعد مشعر الحرام سے منیٰ آنا جائز ہے اگر دن میں رمی جمرات سے معذور ہوں تو شب میں جمرہ عقبہ کی رمی انجام دے سکتے۔ بلکہ خواتین کیلئے مطلق طور سے اسی رات میں رمی کرنا جائز ہے۔

﴿مسئلہ۲﴾ دوسری منزل سے (پل پر کھڑے ہوکر) رمی جمرہ انجام دینا جائز ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ گزشتہ زمانے سے رائج مقام سے رمی جمرہ کی جائے۔

﴿مسئلہ۳﴾ جو افراد عید کے دن رمی کرنے سے معذور ہوں وہ اس سے قبل والی شب یا اس کے بعد والی شب میں رمی کر سکتے ہیں۔ اور اگر گیارہ تاریخ کی رمی سے بھی معذور ہوں تو عید والی رمی کو شب میں انجام دینے کے بعد شبِ گیارہ میں گیارہ تاریخ کے دن والی رمی کو بھی انجام دے سکتے ہیں۔

● س ا: آیا بغیر عذر کے رات میں رمی کرنا کافی ہے یا نہیں؟ اور اگر صحیح ہے تو کیا وہ

گنہگار شمار ہوگا؟ اسی طرح روز عیدِ قربان کی قربانی میں تاخیر اگر چہ جائز ہے لیکن کیا وہ گنہگار بھی شمار ہوگا یا نہیں؟

■ ج: بغیر عذر کے شب میں رمی واقع نہیں ہوگی۔ اور اگر بغیر کسی عذر کے دن میں رمی نہیں کی تو گنہگار شمار ہوگا۔ اسی طرح اگر روز عید کی قربانی میں عمداً تاخیر کرے تو اگر چہ اس کی قربانی صحیح ہے لیکن احتیاط کی بنا پر اس نے معصیت کی ہے۔

● س۲: آیا ستون کے سیمنٹ شدہ حصہ پر کنکری مارنا کافی ہے یا نہیں؟

■ ج: اگر عرف میں ستون کے سیمنٹ شدہ حصہ کو جمرہ کا جزء شمار کیا جاتا ہو تو اس پر رمی صحیح ہے۔

● س۳: کیا خواتین کو شب دہم میں نصف شب کے بعد مشعر سے منیٰ لے آنا اور اسی شب انہیں جمرۂ عقبہ کیلئے لے جانا صحیح ہے کہ وہ رمی کر کے اپنے خیموں میں واپس چلی جائیں پھر گیارہ تاریخ کو غروب کے قریب دوبارہ ان کو جمرات لے جایا جائے تاکہ مجمع کی کثرت اور امکانی خطرات کے پیش نظر شب بارہ میں گیارہ تاریخ کی رمی بھی انجام دیں اور بارہ تاریخ کی رمی بھی کریں؟

■ ج: خواتین کے لئے مشعر کے وقوف کے بعد شب عید قربان میں منیٰ آ کر جمرۂ عقبہ کو رمی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ لیکن گیارہ اور بارہ تاریخ کی رمی اس صورت میں شب میں صحیح ہے جب وہ دن میں رمی کرنے سے معذور ہوں۔

دیگر مختلف مسائل

﴿مسئلہ۱﴾ نمازِ قصر اور نماز اتمام (پوری نماز پڑھنے) میں تخییر کا حکم مکہ اور مدینہ دونوں جگہ جاری ہے اور ظاہراً یہ حکم پورے شہر کے لئے ہے۔ نئے اور پرانے محلّے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں احتیاط یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کے پرانے علاقے بلکہ دونوں شہروں کی ان دو مبارک مسجدوں پر اکتفا کی جائے۔

﴿مسئلہ۲﴾ اگر کسی مجبوری، جیسے مرض وغیرہ کی بنا پر سلے ہوئے لباس کو اتار کر احرام نہ پہن سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ میقات یا میقات کے محاذات میں عمرہ یا حج کی نیت کر کے لبیک کہے، یہ کافی ہے۔ اور جب بھی اس کا عذر برطرف

ہو جائے وہ سلے ہوئے لباس اتار کر، اگر احرام کا کپڑا نہ پہنا ہو تو پہن لے گا۔ اس کے لئے میقات واپس آنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن سلا ہوا کپڑا پہننے کے کفارے کے طور پر احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند قربانی کرے گا۔

﴿مسئلہ ۳﴾ کفارے فقراء اور مساکین پر صرف کئے جائیں گے۔

﴿مسئلہ ۴﴾ جس نے مکے میں دس دن رکنے کا قصد کیا ہو تو (درمیان میں) عرفات و منیٰ جانے اور واپس آنے میں اس کا قصد باقی رہے گا اور ان تمام مقامات پر اپنی نماز پوری پڑھے گا۔

● س ۱: اگر کسی نے مسجد الحرام میں دائرہ کی شکل میں نماز پڑھی ہو، اس طرح کہ یا تو امام جماعت کے مد مقابل کھڑا ہو یا دائیں بائیں کھڑا ہو، آیا اس کو نماز کا اعادہ کرنا پڑے؟

■ ج: نماز کا اعادہ نہیں کرنا ہوگا اس کی نماز مجزی اور صحیح ہے۔

● س ۲: مسجد الحرام کی طہارت اس طرح سے کرتے ہیں کہ عین نجاست کو برطرف کر کے اس پر پانی ڈالتے ہیں اور مسجد کو ہر جگہ آب قلیل سے دھوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے تمام مسجد کی نجاست کا علم عادی حاصل ہوتا ہے ایسے میں مسجد کے پتھروں پر

سجدے کا جائز ہونا عسر وحرج کے اعتبار سے ہے یا کوئی اور سبب ہے؟

■ ج: علم حاصل نہیں ہوتا ہے اور شک پر اعتناء نہیں کیا جا سکتا۔

● س۳: حاجی نے عمرہ وحج کے تمام اعمال کو انجام دیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ اس کا وضوء باطل تھا۔ آیا طوافوں اور نماز کے دوبارہ انجام دینے سے اس کا حج صحیح ہو جائے گا یا نہیں؟ اگر صحیح نہیں ہے تو وہ کس طرح احرام سے خارج ہوگا اور اس کا فریضہ کیا ہوگا؟

■ ج: طوافوں اور نماز کے دوبارہ انجام دینے سے اس کا حج صحیح ہو جائیگا۔